عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۱۰ تا ۱۶ رجب ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۶

تصویر کے دو رخ

قرآن اور دل

معرکۂ حق و باطل

فتنۂ قادیانیت

اپنی تحریروں کے آئینے میں

صلہ رحمی

زندگی کے مراحل

اسلام اور فتنہ مرزائیت

ایک ضروری اعلان وخوشخبری

ماہنامہ

"لولاک"

کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ بیس، پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنادیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ ــــ گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا، جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد، ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ء میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کردیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ ــــ حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات، آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہوگی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ ــــ فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہوگا۔ زرمبادلہ، ضخامت، مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ، علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۲۶

۱۰ تا ۱۶ رجب ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۲۲ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وتزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۲۵ روپے، سہ ماہی: ۶۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر

یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۲۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486، فیکس 542277

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

اس شمارے میں

- توہین رسالتؐ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۴
- تصویر کے دو رخ ۶
- زندگی کے مراحل ۷
- اسلام اور فتنہ مرزائیت ۹
- فتنہ قادیانیت اپنی تحریروں کے آئینے میں ۱۲
- معرکہ حق و باطل ۱۵
- اسلام اور ازدواجی زندگی ۱۹
- صلہ رحمی ۲۰
- قرآن اور دل ۲۱
- اخبار ختم نبوت ۲۳

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۲ ابر ریٹھ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالتؐ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں' حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والا سلسلہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوگیا۔ آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعوی کرے گا تو وہ نہ صرف کافر' مرتد اور زندیق ہے بلکہ قرآن و سنت اور امت مسلمہ کے اجماعی فیصلے کے مطابق واجب القتل بھی ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کی صراحت موجود ہے۔

گستاخ رسول ﷺ کی سزا قرآن و سنت اور اجماع امت کے مطابق صرف اور صرف قتل ہے۔ جس رسول آخرین ﷺ کی شان یہ ہو کہ ان کی آواز سے قصداً" اگر آواز بلند ہوجائے تو اللہ کے ہاں سارے اعمال (حسنہ بھی) اکارت جاتے ہیں' آپ ﷺ کے در دولت پر آنے جانے اٹھنے بیٹھنے کے آداب تک خود اللہ رب العزت نے اپنے کلام ہدایت میں ارشاد فرمائے پھر ان کی ایذا بذریعہ سب و شتم تو ایسا عظیم گناہ ہے جس کی سزا دنیا و آخرت میں "ملعونیت" بتلائی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شان رسالت میں گستاخی ایسا بھیانک' گھناؤنا اور قبیح فعل ہے جسے غیرت و حمیت مسلمانی کبھی برداشت نہیں کرسکتی جس کی چودہ سو سترہ سالہ تاریخ اسلام گواہ ہے۔ تعلیمات شریعت اسلامیہ میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ آئین پاکستان میں (295-C) کے تحت گستاخ رسول ﷺ کی سزا "قتل" ہی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے معزول حکومت کے دور اقتدار میں قادیانی لابی کو کھلی چھٹی دی گئی جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے کفر و دجل پھیلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ معزول حکومت نے ربوہ کے قومیائے گئے تعلیمی اداروں کی واپسی کا فیصلہ بھی کرلیا تھا' اس سے قبل بے نظیر بھٹو نے رحمت مسیح و سلامت مسیح کے اقرار جرم پر گستاخ رسول ﷺ کا "مقدمہ چلنے کے باوجود قانون و انصاف کے تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے ان گستاخان رسول ﷺ" کو اعزاز و اکرام کے ساتھ بیرون ملک روانہ کرکے پورے عالم اسلام کی دل آزاری کی۔ جہاں ارباب فکر و نظر کے بقول حکومت کی معزولی کے اسباب قانون و انصاف کا فقدان' کرپشن' اور امن و امان کی ابتری ہے وہاں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ محترمہ بینظیر بھٹو کی حکومت کی معزولی کا اصل سبب "گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی" اور ان کو اعزاز و اکرام سے نوازنا ہے۔ اللہ رب العزت سب کچھ تو برداشت کرسکتے ہیں لیکن اپنے محبوب پیغمبر خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں فرماتے

باخدا دیوانہ باش

با محمد ﷺ ہوشیار

احمد بشیر پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جائے

اخباری اطلاع کے مطابق لاہور میں موسیقی کے ایک پروگرام میں تقریر کرتے ہوئے احمد بشیر نامی ایک صحافی نے موسیقی کو اسلامی بنانے کے لئے نبی اکرم ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف بعض نازیبا من گھڑت واقعات منسوب کئے جس کو اخبار نے نقل کفر کفر نباشد کے عنوان سے شائع کیا۔ اخبار کی بات تو ٹھیک ہے کہ نقل کفر کفر نباشد لیکن اس خبر کی اشاعت نے پاکستان کے اسلامی مملکت ہونے کی قلعی کھول دی۔ موسیقی جائز ہے یا نہیں۔ کس حد تک جائز کس حد تک نہیں یہ تمام امور اتنے واضح ہیں اور فقہ کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہیں کہ اس میں مزید کسی بحث کی گنجائش نہیں (بقول مولانا محمد یوسف لدھیانوی موسیقی واقعی روح کی غذا ہے لیکن شیطانی روح کی غذا ہے رحمانی روح کی غذا قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اللہ ہے) جس کو اس سلسلے میں تحقیق کی ضرورت ہے تو وہ فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کرے لیکن ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے بعض نام نہاد سلمان دانشور اسلامی احکام سے متعلق رائے زنی کرنا بنیادی حق سمجھتے ہیں جبکہ اسلام کے القاب سے بھی وہ واقف نہیں۔ ڈاکٹری کا سیمنار ہو۔

انجینئرنگ کا سمینار ہو۔ یا کسی اور مسئلہ پر گفتگو۔ ان نام نہاد دانشوروں کے منہ پر مہر لگ جاتی ہے اور اس وقت وہ اس پر رائے زنی کرنا اپنا صحافتی آزادی کا حق نہیں سمجھتے کیونکہ وہاں ان کی صحافت کی کوئی تائید کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ اگر وہ اس پر اصرار کریں تو اس کو پاگل خانہ میں ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا لیکن پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں اسلام ایک ایسا یتیم موضوع ہے جس پر جو چاہے اور جس طرح چاہے بک دے کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ بلکہ داد دی جاتی ہے کہ آزادی صحافت ہے۔ مذہب اسلام پر بھی ہر شخص بول سکتا ہے۔ اسلام کا نام لیکر اسلام کے بارے میں بکواس کرنا اسلام کی حکومت نہیں کافروں کی حکومت ہے۔ اگر مغرب اور عیسائیت یہودیت سے اتنے زیادہ متاثر ہو تو اس کو اختیار کرو مسلمان ہو کر مغرب کی جتنی بھی تعریف کرو وہ خوش نہیں ہوں گے۔ وہ تم سے کیا خوش ہوں گے وہ تو ان کالے عیسائیوں کو بھی اپنی صف میں جگہ نہیں دیتے جو عرصہ دراز سے عیسائی ہیں لیکن رنگ ان کا کالا ہے۔ قرآن کریم میں رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں

"تم سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی اتباع نہ کرلو ان کا دین قبول نہ کرلو"۔

اس لئے مغرب کی خوشنودی کے لئے کبھی موسیقی کو حلال کرنا کبھی خاندانی منصوبہ بندی کو جائز قرار دینا کبھی عورتوں کے حقوق کی بات کرنا ان کو بے پردہ اور بے عزت کرنا کبھی اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیکر مسترد کرنا۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں رہا امریکہ اور مغرب کو خوش کرنا ہے تو عیسائی اور یہودی بن جاؤ ہو سکتا ہے کہ وہ خوش ہو جائیں لیکن اس میں بھی آپ کی شکل و صورت آڑے آئے گی اس لئے کہ آج کل پلاسٹک سرجری کا عمل ہے اس کا تجربہ کرلیں۔ لیکن مغرب کو خوش کرنے کے لئے اسلام کو بگاڑنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جاسکتی احمد بشیر صاحب کے توہین آمیز کلمات اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ ان پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جائے اور ان کی اس زبان کو لگام دی جائے جس سے انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرت محمد ﷺ کی توہین کی ہے۔۔۔۔۔ دراصل یہی کمزوری مسلمانوں کی ہے کہ وہ اس قسم کی بکواس سننے لگے ہیں۔ کسی کے والد یا بھائی کو گالی دے دو تو جان سے مارنے سے دریغ نہیں کرتا اور اس کی عزت خطرے میں پڑجاتی ہے اور حضرت محمد ﷺ کی توہین پر صرف احتجاج یہ ایمان کی علامت نہیں۔ انگریزوں کے دور میں بھی کسی کو ایسی بکواس کی جرات نہیں ہوئی۔ آج کسی غازی علم الدین کی ضرورت ہے اور اسی سے یہ مسئلہ حل ہوگا اور آئندہ کسی کو ایسی بکواس کی جرات نہیں ہوگی۔

○ ○ ○○

اسلام آباد کے ایک اسکول (فرو بیلز انٹرنیشنل اسکول) میں ایک کتاب کی تعلیم دی جارہی ہے جس میں نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف من گھڑت کہانیاں منسوب کی گئی ہیں تفصیل میں تین خداؤں کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے فرشتوں کی تصاویر بھی ہیں اور العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ۔ حضور ﷺ کی خود ساختہ تصاویر جس سے آپ ﷺ کی شدید توہین کا پہلو نکلتا ہے شائع کی ہیں یہ تعلیم اور یہ اقدام ملک کی ایک معزز شخصیت جس کا تعلق ایک حساس ادارے سے ہے کے رشتہ دار کا ہے اور جس کی وجہ سے اس اسکول کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ اس اسکول میں پڑھنے والے ایک طالب علم کی ماں کو جواب دیا گیا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ یہ کتاب ہم پڑھائیں گے۔ اس پر اس ماں نے ایف آئی آر درج کرائی اسکول سیل ہوا لیکن اس مقتدر شخصیت اور زرداری صاحب کے دباؤ کی بنا پر اسکول کھل گیا۔ پتہ نہیں اب یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے یا نہیں البتہ اس ماں پر سخت دباؤ ہے کہ وہ مقدمہ واپس لے لیں یہ واقعہ دیکھ کر شیخ سعدی کا واقعہ یاد آگیا۔ شیخ سعدی سردیوں کے موسم میں سفر کر رہے تھے۔ گاؤں کے قریب پہنچے تو کتے پیچھے لگ گئے شیخ سعدی نے پتھر اٹھانا چاہا تو پتھر زمین میں گڑے ہوئے تھے تو بے ساختہ آپ کے منہ سے جملہ نکل گیا۔ عجیب لوگ ہیں پتھروں کو باندھا ہوا ہے اور کتوں کو آزاد چھوڑا ہوا ہے۔

پاکستان میں شیخ سعدی والی بات صادق آتی ہے۔ یہاں اسلام کے خلاف کتوں اور سوروں کو آزاد چھوڑا ہوا ہے جو چاہے اسلام کے خلاف کریں۔ تعلیمی اداروں میں جو چاہیں پڑھائیں یا اگر کسی اسکول نے اسلام کی تعلیمات دینا شروع کردیں تو قانون حرکت میں آجاتا ہے اور بنیاد پرستی سے بچانے کے لئے حکومت وقت بھی سرگرم عمل ہوجاتی ہے۔ حالانکہ قانون کے مطابق اس اسکول کو سیل ہونا چاہئے۔ اس اسکول کا ڈی کلریشن منسوخ کیا جانا چاہئے اور اسکول کی انتظامیہ پر توہین رسالت ﷺ توہین انبیاء کرام علیہم السلام توہین قرآن کریم کے مقدمات قائم کئے جاتے اور مقدمہ کی سزا سرعام

باقی صـ۱۱ـ پر

تصویر کے دو رخ

مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کی حقیقت

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

تم دیکھئے یہ لوگ کس قدر بے بصیرت ہیں' کتنے عاقبت نا اندیش ہیں کہ لباس نبوت کس کے بدن پر مزین کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ جسے گڑ اور مٹی کے ڈھیلے میں تمیز نہیں' جسے جوتا پہننے کا سلیقہ نہیں' دایاں بائیں میں اور بایاں دائیں میں' گڑ سے استنجا کیا جارہا ہے اور مٹی کھائی جارہی ہے۔

دیکھا! میاں ﷺ کی عزت پر ہاتھ ڈالا تو خدائے غیور نے عقل ہی سلب کرلی اور مخبوط الحواس بنادیا۔ تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا' قدوقامت میں تناسب نہ تھا' اخلاق کا جنازہ تھا' کریکٹر کی موت تھا' سچ کبھی بولتا نہ تھا' معاملات کا درست نہ تھا' بات کا پکا نہ تھا' بزدل اور ٹوڈی تھا' تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی وہ مجسمہ حسن ہوتا' قویٰ میں تناسب ہوتا' چھاتی ۴۵ انچ ہوتی' کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا' بہادر بھی ہوتا مرد میدان ہوتا' کریکٹر کا آفتاب ہوتا' خاندان کا ماہتاب ہوتا' شاعر ہوتا' فردوسی وقت ہوتا' ابوالفضل اس کا پانی بھرتا' خیام اس کی چاکری کرتا' غالب اس کا وظیفہ خور ہوتا' انگریزی کا شکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا' پھر نبوت کا دعوی کرتا تو پھر کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟---------

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیری' سید عبدالقادر جیلانی' امام ابو حنیفہ' امام بخاری' امام مالک' امام شافعی' ابن تیمیہ' غزالی' حسن بصریؒ بھی نبوت کا دعوی کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ دعوی کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی دعوی کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ میاں ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرسکے وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔

والصلوۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء

اقتباس خطاب

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ستمبر ۱۹۵۱ء کراچی

ختم نبوت اور مرزائیت

عقیدہ ختم نبوت اساس اسلام اور روح قرآن ہے۔ اگر مسلمان اس سے بال برابر بھی ادھر ادھر ہوجائیں تو پھر محمد عربی ﷺ کا قرآن باقی رہتا ہے اور نہ اللہ تعالی کی وہ تنزیہ و تقدیس کہ جس پر آدمؑ سے لے کر نبی ختمی مرتبت ﷺ تک تمام انبیاء متفق ہیں۔

مرزائیت اسی اساس دین' روح قرآن اور جان اسلام پر مردانہ ضرب ہیں اس کے استیصال کو ہر مسلمان کے لئے فرض نہیں افرض جانتا ہوں۔ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی زندگی کی آخری بازی لگادوں گا۔

مرزائیت پاکستان کے مقدس جسم کا سیاسی ناسور ہے اگر حکمرانوں نے اس کا آپریشن نہ کیا تو یہ ناسور سارے جسم کو خدانخواستہ تباہ کردے گا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء

۱۳ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ

امرتسر میں شاہ جیؒ کا خطاب

تقریر امرتسر

ماتحت عدالت گورداسپور میں ابھی مقدمہ زیر سماعت تھا کہ امیر شریعت نے امرتسر میں ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو رات نو بجے مسجد خیر الدین میں مولانا عبدالغفار غزنوی کی زیر صدارت تقریر کرتے ہوئے کہا:

"بعض ناعاقبت اندیش لوگ کہتے ہیں کہ مرزائیت کے ساتھ ہمارے شیعہ' سنی اور وہابی کی طرح کے فروعی اختلافات ہیں اور اسی سلسلے میں گورنر بہادر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں مسلمانوں کو اتحاد اور اتفاق کی تعلیم دے چکے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان کے لئے اپنے خود کاشتہ پودے کی مخالفت ناقابل برداشت ہے۔ ہم انشاء اللہ اس پودے کو جڑ سے اکھاڑ کر رہیں گے۔"

مرزائیت کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ تیرہ سو سال سے عیسائیت کے جگر میں ایک کانٹا تھا جو کسی طرح نکلنے میں نہیں آتا تھا۔ وہ کانٹا یہ تھا کہ مسلمانوں کو اللہ تعالی کی طرف سے جو وحدت ملی یا مرکزیت عطا ہوئی تھی یہ دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہ تھی۔ عیسائیت چاہتی تھی کہ اسلام کی اس وحدت کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے۔ چنانچہ اس کی بربادی کے لئے پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا۔ اور اس نے ایڑی چوٹی کا زور وحدت ملی کو تباہ کرنے میں لگایا۔ یہ اختلافات فروعی ہیں؟ کہ نبی کے مقابلے میں نبی کھڑا کردیا گیا ہے اور مدینۃ النبیؐ کے مقابلہ میں مدینۃ المسیح اور جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔

اس وقت ضرورت ہے کہ مرکزی شعبہ

باقی صفحہ ۲۲ پر

قسط نمبر ۱

زندگی کے مراحل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادالذین اصطفی واشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یاایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملقیہ" (سورۃ الانشقاق ۶)

(ترجمہ "اے انسان! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کوشش کررہا ہے پھر اس سے جاملے گا")

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

آج ۲۵ ویں شب ہے ۴ یا ۵ راتیں آج کی رات کے بعد باقی ہیں' حق تعالیٰ شانہ اس رمضان المبارک کے بقیہ اوقات کو اپنی رضا کے مطابق ہمیں گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

سفر زندگی کی منزلیں

جس راستے کے ہم مسافر ہیں' جس کو زندگی کا راستہ کہتے ہیں' اس کی پیش آنے والی منزلوں کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں' کچھ منزلیں ہم طے کرچکے ہیں۔

سفر زندگی کی ابتداء عدم محض سے

پہلے عدم محض تھے' ہمارا کوئی وجود نہیں تھا' کوئی نام و نشان نہیں تھا' کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھی۔

زندگی کا پہلا نشان

عناصر سے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہماری غذائیں تیار کیں' ان غذاؤں سے چوتھے ہضم کے بعد وہ مادہ تیار کیا' جس سے ہماری پیدائش ہوئی' یہ ہمارے وجود کا پہلا نشان تھا اور یہ گویا ہمارے وجود کی پہلی منزل تھی۔

دوسری منزل شکم مادر

پھر ماں کے پیٹ میں رہے' یہ منزل بھی گذر گئی' دنیا میں آگئے دنیا میں آنے کے بعد کتنی منزلیں طے کیں؟ وہ آپ کے سامنے ہیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

بچپن کی منزل

جب پیدا ہوئے ایسی حیثیت تھی نہ آنکھیں کھلتی تھیں' نہ زبان کام کرتی تھی' نہ ہاتھ پاؤں سے کام لے سکتے تھے' حضرت مفتی محمد شفیعؒ کے بقول ہمیں صرف ایک فن آتا تھا' اور وہ تھا رونے کا فن' بھوک لگے تو روتے' پیاس لگے تو روتے' کوئی بھی تکلیف ہو تو روتے' گرمی سردی لگے تو روتے' غرضیکہ ہماری تمام حاجتیں صرف ایک ذریعے سے پوری ہوتی تھیں اور وہ تھا رونا' بچہ جب روتا ہے تو ماں سمجھ لیتی ہے کہ اس کو فلاں چیز کی ضرورت ہے' یہ دور بھی گذرا اس کے بعد ہم آہستہ آہستہ رینگنے لگے اور کچھ عرصے کے بعد بولنے لگے پھر مختلف مرحلے طے کرتے ہوئے ہمارا بچپن گذر گیا اور ہم نے جوانی کی دہلیز میں قدم رکھا۔

جوانی کی منزل

حدیث میں ہے: الشباب شعبۃ من الجنون

ترجمہ: جوانی جنون کی ایک شاخ ہے

جوانی آئی تو ہم نے سمجھا کہ نہ ماں باپ کو عقل ہے' نہ دوسرے لوگوں کو' دنیا بھر کی عقل صرف ہمارے پاس ہے' اور اتنی کہ اپنی اس عقل کے ذریعے سے اللہ اور اس کے رسول کا بھی مقابلہ کرنے لگے' یہ دور بھی گذر گیا' جوانی پختہ ہوئی تو عقل بھی پختہ ہوئی۔

بڑھاپے کی منزل

چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو قویٰ میں انحطاط شروع ہوگیا' اب چلتے چلتے بڑھاپے کی دہلیز میں پہنچے' اب رفتہ رفتہ یہ حال ہورہا ہے کہ آنکھیں ہیں مگر دیکھنے کا کام نہیں کرتیں' کان ہیں لیکن سنائی نہیں دیتا' ٹانگیں ہیں مگر بوجھ نہیں اٹھاتیں' ہاتھ ہیں مگر کام نہیں کرتے' معدہ ہے لیکن ہضم نہیں کرتا' کبھی فلاں تکلیف ہے بڑے میاں کو' جیسے ایک شخص حکیم صاحب کے پاس گیا' اس سے کہا کہ مجھے فلاں تکلیف ہے' کہنے لگا بڑھاپا ہے' کہا کہ کھانا بھی ٹھیک سے ہضم نہیں ہوتا' کہا بڑھاپا ہے' مختلف قسم کے عوارض اس نے ذکر کئے' حکیم صاحب ہر بات کے ذکر میں ایک ہی جواب دیتے کہ بڑھاپا ہے' بڑے میاں کو غصہ آیا اور بڑی موٹی سی گالی نکالی اور کہا کہ تجھے ایک ہی بات آتی ہے' حکیم صاحب کہنے لگے' بڑے میاں! یہ بھی بڑھاپا ہے۔

ان دیکھی منزلیں

بڑھاپا بہت بڑی نعمت ہے بڑھاپے میں جوانی کی ساری لذتیں چھوٹ جاتی ہیں' لوگ اس سے پریشان ہوتے ہیں لیکن عارفین کہتے ہیں کہ بڑھاپا پریشانی کی چیز نہیں' بلکہ نعمت کبریٰ ہے' اول اس لئے کہ دنیا سے بے رغبتی اور اس کی لذتوں سے اعراض' اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ہم ایسے

کہاں تھے کہ خود لذات دنیا کو ترک کرتے؟ اللہ تعالیٰ نے احسان عظیم فرمایا کہ ہم سے آلات لذت چھین کر ہمیں دنیا کی لذتوں سے بے رغبتی کا مزہ چکھا دیا۔ سبحان اللہ! کیا احسان ہے؟ کہ ہم خود تارک الدنیا نہ بنے تو زبردستی ہم سے دنیا چھڑادی جس طرح ماں زبردستی اپنے بچے کا دودھ چھڑادیتی ہے' دوم یہ کہ اب ہم موت کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں' مرتے ہی ہم سے دنیا کی ساری لذتیں ہی نہیں بلکہ خود دنیا ہی چھوٹ جائے گی۔ بڑھاپے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی سے اس کی مشق کرادیتے ہیں۔ جس طرح دلہن کو مایوں بٹھایا جاتا ہے' سوم یہ کہ وہ بوڑھا ہوکر آدمی آخرت کی تیاری شروع کردیتا ہے۔ کیونکہ جانتا ہے کہ اب چل چلاؤ ہے۔ توبہ تلا کرتا ہے' گناہوں کی معافی مانگتا ہے' جو کوتاہیاں سرزد ہوچکی ہیں ان کی تلافی کرتا ہے' اور بڑھاپے کی بدولت ان چیزوں کی توفیق ہوجانا احسان عظیم ہے۔ اس لئے عارفین کہتے ہیں "الشیب برید الموت" یعنی بڑھاپا موت کا قاصد ہے' اور جب قاصد بلاوا لے کر آجائے تو آدمی کو چاہئے کہ سب کچھ چھوڑ کر سفر کی تیاری کرے (اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے) یہاں تک کے مراحل تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے' لیکن اس کے بعد کے جو مراحل ہیں وہ ابھی ہمارے سامنے نہیں' ان میں سب سے پہلے موت کا مرحلہ ہے' پھر قبر کا مرحلہ' پھر حشر کا مرحلہ ہے' پھر حساب و کتاب کا مرحلہ ہے' پھر پل صراط پر سے گذرنا ہے' اس کے بعد ہماری آخری منزل آنے والی ہے' جنت یا دوزخ۔

پہلی منزل موت

ہماری یہ کمزوری ہے کہ جس حالت میں ہم ہوتے ہیں اس کے آگے کی ہمیں سوچ نہیں آتی' سب کو معلوم ہے کہ مرنا ہے' پہلے لوگ بھی مرے ہیں' ہم بھی مریں گے' متنبی کے بقول دنیا کی ہر چیز میں اختلاف ہے لیکن موت میں اختلاف نہیں' تمام مسلمان اور کافر اس بات پر متفق ہیں کہ آدمی مرے گا' لیکن اس میں پھر اختلاف ہوا کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ اس میں پھر جھگڑا شروع کردیا۔ تو ہماری سب سے بڑی جو بیماری ہے وہ یہ ہے کہ جس دور سے ہم گذر رہے ہیں' زندگی کے جس مرحلے سے ہم گذر رہے ہیں اس میں ہم ایسے الجھ کے رہ گئے کہ اگلے مراحل ہماری نظر سے اوجھل ہوگئے۔

آنحضرت ﷺ کی جامع تعلیم

اور یہ حق تعالیٰ شانہ کی عنایت ہے' اس کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ ہمارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات دے کر بھیجا' دنیا کی یا آخرت کی کوئی خیر ایسی نہیں جس کو رسول ﷺ نے بیان نہ فرمایا ہو اور دنیا کا اور آخرت کا کوئی شر ایسا نہیں جس سے آنحضرت ﷺ نے نہ ڈرایا ہو ابوداؤد شریف میں حدیث ہے

انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم

(ابوداؤد ص ۳ ج ۱)

ترجمہ: میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے ہوں تم کو تعلیم دیتا ہوں

یعنی جس طرح اولاد کے لئے باپ ہوتا ہے کہ اس کو ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے' ایک ایک بات سکھاتا ہے' شفیق باپ بچوں کو ایک ایک بات بتاتا ہے' کھانا کھاتے ہوئے اگر بچہ نوالہ بڑا لیتا ہے تو باپ اس کو تنبیہ کرتا اور کہتا ہے کہ اتنا لو کہ جس کو تم چباسکو' اگر جلدی میں گرم لقمہ اٹھا کر ڈالتا ہے تو باپ اس کو ٹوکتا ہے' اٹھنے بیٹھنے کے بارے میں' اس کو تعلیم دیتا ہے۔

والدین کی تعلیم و تربیت کا منشاء اولاد سے شفقت و محبت ہے

اور والدین کی تعلیم نہایت اخلاص پر مبنی ہوتی ہے' اس تعلیم میں ان کی اپنی کوئی غرض نہیں ہوتی' بلکہ اس کا منشاء اولاد کی محبت و شفقت ہے ان کی جان کے رگ و ریشے میں اولاد کی محبت سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے' اور یہی محبت تقاضا کرتی ہے کہ ان کو ہر آفت سے بچایا جائے اور ہر بھلائی کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے' لیکن والدین کی جتنی بھی سمجھ ہوتی ہے' جیسا بھی علم ہوتا ہے' جتنی عقل ہوتی ہے اس کے مطابق وہ اولاد کی تربیت کرتے ہیں۔ پھر محبت کے درجات بھی مختلف ہیں کسی کو اولاد سے زیادہ محبت ہوتی ہے کسی کو کم' کسی کو ان کے پیٹ کی فکر ہوتی ہے کہ یہ بڑے ہوکر کمانے کھانے کے قابل ہوجائیں اور کسی کو اولاد کے دین کی فکر ہوتی ہے' ان کے اخلاق کی فکر ہوتی ہے' ان کی انسانیت کی فکر ہوتی ہے۔

امت سے آنحضرت ﷺ کی شفقت و محبت

آنحضرت ﷺ امت کے لئے بہ منزلہ والد کے ہیں' تمام امت آنحضرت ﷺ کی گویا اولاد ہے' اور آنحضرت ﷺ ان کے والد ہیں اور آنحضرت ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ اور امت کے ایک ایک فرد کے ساتھ ایسی محبت ہے کہ دنیا بھر کی تمام ماؤں کی مامتا جمع کرلی جائے اور تمام باپوں کی شفقت جمع کرلی جائے تو یہ سارا مجموعہ بھی آنحضرت ﷺ کی محبت و شفقت کا مقابلہ نہیں کرسکتا ایسے شفیق' ایسے رؤف اور ایسے رحیم کہ نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی ہوا اور نہ بعد میں کوئی ہوگا۔ (جاری ہے)

سورہ لقمان آیت نمبر ۱۴ میں یوں ارشاد ہے۔
یعنی میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کرو۔ متعدد آیات میں (وبالوالدین احسانا) آیا ہے' احسان کا لفظ بڑے وسیع معنی رکھتا ہے جس کو ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ سلوک میں ان کی ہر ضرورت کا لحاظ رکھا جائے۔

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

اسلام اور فتنہ مرزائیت

حضرت مولانا احمد علی لاہوری

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

۱۔ محمدی مسلمان کبھی مرزائی نہیں ہو سکتا۔
۲۔ جو مرزائی ہو جائے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔
۳۔ اسلام اور مرزائیت دو متضاد چیزیں ہیں۔
۴۔ جو شخص مرزائیت کی حمایت کرے گا وہ اسلام کا دشمن ہوگا۔

برادران اسلام میں پہلے بھی عرض کیا کرتا ہوں کہ جمعہ کے دن ایک سبق ہوتا ہے جس طرح طبیب مریض کی حالت کے مناسب نسخہ تجویز کرتا ہے اسی طرح خطیب پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حالات حاضرہ کے مناسب قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائے کہ اس وقت اسلام ہمیں کیا پیغام دیتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اس منبر پر بیٹھے اس کو چاہئے کہ تعصب سے بالاتر ہو کر حق بات کہے۔ میں جو کچھ یہاں پر کہوں گا انشاء اللہ دیانتداری اور ذمہ داری سے کہوں گا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مسلمانوں کی تمام جماعتوں نے مل کر مرزائیوں کے متعلق چار مطالبے کئے ہوئے ہیں۔ جن کا اب تک مرکزی حکومت نے مسلمانوں کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ جب تک حکومت ہمارے مطالبات تسلیم نہ کرے ہمیں پیہم کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ ایک بات یاد رکھئے اس جدوجہد میں قانون شکنی ہرگز نہ ہونے پائے۔ البتہ دلائل اور پرامن طریقوں سے مسلمان برابر کوشش کرتے رہیں۔ چونکہ مسلمان حق پر ہیں اور ان کے مطالبات صحیح ہیں اس لئے حکومت کو یقیناً حق کے سامنے جھکنا پڑے گا یہ دو چار وزیر کب تک پبلک کا مقابلہ کریں گے یہ تو تمام پاکستان کے وزیر بھی تو آخر ہمارے ہی بٹھائے ہوئے ہیں ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے اعلان پر بھروسہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (حق آیا اور باطل مٹ گیا' باطل تو مٹنے والی چیز ہے)

۱۔ محمدی مسلمان کبھی مرزائی نہیں ہوسکتا

قولہ تعالیٰ : یایھا الذین امنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتب یردوکم بعد ایمانکم کفرین (آل عمران رکوع نمبر۱۰)

(اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کی کسی جماعت کی بھی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنادیں گے)

مطلب یہ کہ یہود و نصاریٰ میں سے کسی کی بھی اطاعت کرو گے تو وہ مومن ہونے کے بعد تمہیں کافر بنا کر چھوڑیں گے۔ انگریز کی گود میں جن مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں نے تربیت پائی ہے۔ انگریز نے ان کے دل سے اسلام محو کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ ایمان سے کہئے۔ انگریزی اسکولوں میں پرائمری سے لے کر ایم اے کے کورس تک کلمہ طیبہ' ایمان مجمل' ایمان مفصل' نماز کا طریقہ اور روزے کے متعلق احکام کہیں بتائے گئے ہیں؟ اس میں قصور نوجوان کا نہیں بوڑھے ماں باپ کا ہے۔ جنہوں نے خدا کے گھر کا دروازہ تو نہ دکھایا اور انگریز کی گود میں جا ڈالا۔ الامن رحمہ اللہ تعالیٰ جو نوجوان ہوسٹل کی بجائے اپنے ماں باپ کے پاس رہے وہ کچھ نہ کچھ بچ گئے۔ انگریز نے ہمارا تاج چھینا' تخت چھینا' ہمارا دین چھینا ہمارا ایمان چھینا اور ہم کو اسلام کا معترض بنا کر چھوڑ گیا۔ یہی وجہ تھی کہ انگریز کے وقت میں سچے مسلمانوں نے دل سے انگریز کی کبھی اطاعت نہیں کی وہ بال بچوں کو پالنے کے لئے مجبوراً ملازمت کرتے تھے اور بظاہر اسے سلام بھی کرتے تھے لیکن دل میں انگریز کو بے ایمان' کافر' دوزخی سمجھتے تھے جو ایمانداری سے انگریز کی اطاعت کرتے تھے وہ صرف مرزائی ہیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔

انگریز راندہ درگاہ الٰہی ہے

قولہ تعالیٰ : ومن الذین قالوا انا نصری اخذنا میثاقھم فنسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العدوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ وسوف ینبئھم اللہ بما کانوا یصنعون ○ (سورہ المائدہ رکوع نمبر۳)

(اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا پھر وہ اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول گئے۔ جو انہیں کی گئی تھی۔ پھر ہم نے ان کے درمیان ایک دوسرے کی دشمنی اور بغض قیامت تک کے لئے ڈال دیا تھا۔ اور اللہ ان کا کیا ہوا۔ انہیں جتلائے گا۔) حاصل یہ نکلا کہ انگریز بارگاہ الٰہی سے مردود ہو چکا ہے۔ اور اس قوم کو یہ سزا ملی ہے کہ ان کے دلوں میں آپس میں ایک دوسرے کے خلاف دشمنی اور بغض قیامت تک رہے گا۔ پہلے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک انگریز جنگ میں مبتلا رہا۔ پھر ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۶ء تک جنگ لڑتا رہا۔ اب پھر جنگ کا شور سن رہے ہیں۔ ایمان سے کہئے قرآن کا جو فیصلہ ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں (بالکل ٹھیک ہے) اب ایک سچا مسلمان انگریز جیسی مردود قوم کا دل سے کیسے مطیع اور خیرخواہ ہو سکتا ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی قوم کے سچے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

۱۔ "یہ عریضہ مبارکبادی اس شخص کی طرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھوڑانے کے لئے آیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور ترقی کے ساتھ دنیا میں سچائی قائم کرے۔ اور لوگوں کو اپنے پیدا کنندہ سے سچی محبت اور بندگی کا طریق سکھائے۔ اور اپنے بادشاہ ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں۔ سچی اطاعت کا طریق سمجھائے۔" (تحفہ قیصریہ ص ۱)

یہ مرزا صاحب کی تعلیم اسلام کے خلاف ہے یا نہیں؟

۲۔ "سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گذاری کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔" (تحفہ قیصریہ ص ۱۰)

یہ مرزا صاحب اپنے محسن انگریز کی سچی اطاعت اور سچی شکر گذاری کر رہے ہیں۔ کیا کوئی مسلمان بھی سچی اطاعت کر سکتا ہے۔ (ہرگز نہیں)

۳۔ وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ (تحفہ قیصریہ ص ۱۰)

جواب:

وہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔ مرزا غلام احمد صاحب خود ہی غیر مرزائی مسلمانوں کے متعلق شہادت دے گئے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے نہ سچے مخلص ہیں اور نہ خیر خواہ ہی ہیں۔

۴۔ وہ (مرزائی جماعت) گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔

برادران اسلام! میری ان معروضات کے سننے کے بعد آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہوں گے کہ محمدی مسلمان کبھی مرزائی نہیں ہو سکتا اور جو مرزائی ہو جائے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ مسلمان کے دل میں انگریز کے خلاف سخت نفرت ہے۔ اور وہ انگریز کو بے ایمان دشمن اسلام نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام اور مردود بارگاہ الٰہی سمجھتا ہے اور مرزا صاحب یہ سبق پڑھا رہے ہیں کہ انگریز کے سچے خیر خواہ بن جاؤ۔ اس کی سچی اطاعت و شکر گذاری کرو اور وہ خود شہادت دے گئے ہیں کہ امت مرزائیہ برطانیہ کی وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔ اب ایمان سے کہئے کہ جن کے یہ عقائد ہیں کیا وہ اسلام اور پاکستان کے وفادار کہے جا سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں تمام حاضرین نے جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اس کی تائید کی)

اسلام اور مرزائیت دو متضاد چیزیں ہیں

اسلام

۱۔ اسلام کہتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ' اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔

۲۔ اسلام کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی نہیں آئے گا۔

۳۔ اسلام کا دعوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی پر وحی نہیں آئے گی۔

۴۔ اسلام کا یہ دعوی ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ لم یلد

۵۔ اسلام یہ دعوی ہے کہ خدا کا باپ کوئی نہیں۔

مرزائیت

مرزا غلام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔ کتاب البریہ ص ۷۹۔۔۔۷۸ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں "اور اس نام محمد و احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔" ایک غلطی کا ازالہ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۲۶۵)

مرزا صاحب فرماتے ہیں "میں خدا کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۵۰ و ص ۲۱۱)

مرزا صاحب کا خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعوی انت منی بمنزلۃ اولادی۔ (حاشیہ اربعین ص ۴ تا ۱۹) تو میرے لئے میرے بیٹوں کے قائم مقام ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب خدا کے باپ ہونے کا مدعی۔

مرزا صاحب کا الہام

"انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء" (استفتاء ص ۸۵ حقیقت الوحی ص ۹۵ مندرجہ روحانی خزائن ص ۹۸'۹۹) ترجمہ: ہم تمہیں ایسے لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا۔ گویا کہ اللہ ہی آسمان سے اتر آیا۔

نقل کفر کفر نہ باشد۔ مرزا صاحب کو کشف ہوا ہے کہ میں خدا ہوں۔ اس سے پہلے وہ دعوی کر چکے ہیں کہ میں رسول ہوں اور نبی بھی۔ اور اسلام کا دعوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ مرزا صاحب کے اور بھی عجیب و غریب دعوے ہیں۔ ان کو میری شرافت گوارا نہیں کرتی کہ یہاں پر بیان کروں جہاں میری مائیں بہنیں بھی ہیں۔ آپ لوگ ان حوالجات سے یقیناً اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہوں گے کہ اسلام اور مرزائیت دو متضاد چیزیں ہیں۔ اسلام کے معتقدات کچھ اور ہیں اور مرزا صاحب کا دین کوئی اور چیز۔ پھر کیا کوئی مسلمان مرزائی ہو سکتا ہے۔ یا کوئی مرزائی مسلمان رہ سکتا ہے اگر عوام مرزائیت کی حمایت کریں تو وہ اسلام کے دشمن اور اگر خواص اور حکام حمایت کریں تو وہ اسلام کے دشمن ہوئے یا نہیں۔ ختم نبوت کے مسئلہ میں کسی سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔

کوئی عوام سے ہو یا خواص میں سے یا حکام میں سے، جو مرزائیت کی حمایت کرے گا وہ اسلام کا دشمن سمجھا جائے گا کیوں یہ ٹھیک ہے یا نہیں پہلے کلمہ پڑھئے پھرہاتھ اٹھائیے (تمام حاضرین نے تائید میں ہاتھ اٹھائے)

برادران اسلام انصاف سے فرمائیے جو اسلام محمدی کو زندہ رکھنا چاہے گا وہ مرزائیت کو مٹانے کی کوشش کرے گا یا نہیں اور جو مرزائیت کو زندہ رکھنا چاہے گا وہ اسلام کا یقیناً" دشمن ہوگا یا نہیں ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ دین اسلام کی حمایت اور مرزائیت کی مخالفت کرے۔ تاکہ اسلام اور پاکستان زندہ و سلامت رہیں۔ جب پنجاب کے سارے مسلمان دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور شیعہ اور مودودی ظفر اللہ کو اپنا نمائندہ نہیں سمجھتے تو اس حالت میں ظفر اللہ کو خود وزارت سے ہٹ جانا چاہئے تھا۔ یا حکومت کو ہٹا دینا چاہئے تھا۔ مسلمانوں کو ہرگز اس پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ منبر محمدی پر بیٹھ کر شرافت نہیں کہ کوئی غیرذمہ دارانہ بات کہی جائے خطیب کو چاہئے وہ جو بات کہے قرآن و حدیث کے مطابق کہے یہ ہمارے سارے حکام بی اے اور ایم اے ہیں۔ ان کو دین کی کیا سمجھ ہے انہوں نے کب مرزائیوں کے خلاف یا مرزائیوں کی تائید میں پڑھی ہیں۔ کیا یہ احراریوں اور مرزائیوں کا جھگڑا ہے یا ساری دنیا کے مسلمانوں کا مطالبہ! ظفر اللہ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی کیونکہ ان کی اصطلاح میں ہم کافر ہیں اور ہماری اصطلاح میں وہ کافر ہیں جب ہم اور ہیں تو پھر اے حکام تمہیں کچھ غیرت ہونی چاہئے آج ۵۲ھ جارہا ہے جب سے مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تب سے مرزائیوں کے نزدیک ہمارے باپ جنگلوں کے سور اور ہماری مائیں کتیاں ہو کر مری ہیں۔ یا تو تم صاف اعلان کردو۔ کہ تم مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہو۔ بلکہ مرزائی ہوگئے ہو پھر ہم تمہارے ساتھ دوسرا سلوک کریں گے۔ تمہارے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ "الیاس لحدی الراحتین" لیکن ہم کسی صورت میں لاقانونی نہیں پھیلنے دیں گے۔ کیونکہ ہم پاکستان کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ اور اگر تم مسلمان ہو۔ ہم خواجہ ناظم الدین چندریگر اور دولتانہ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو ہماری طرح صاف صاف مرزائیوں سے بیزاری کا اعلان کردو۔ اتنے بڑے آدمی ہو کر بزدل بنتے ہو تمہاری کوٹھیوں پر تو ہروقت پہرہ لگا رہتا ہے۔ جنگ احزاب میں ایک کافر خندق میں گر پڑا۔ تو مسلمانوں نے اوپر سے پتھر مارنے شروع کردیئے۔ اس نے کہا ٹھہرو مجھے یہاں سے نکلنے دو۔ میں اس طرح ذلت کی موت مرنا نہیں چاہتا۔ میں شریفوں کی موت مرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ باہر نکلا اور ایک صحابی نے شمشیر سے اس کا سر قلم کردیا۔ تم سے تو شیخ عبداللہ ہی جری اور بہادر نکلا وہ سارے فرقہ پرستوں اور فرقہ پرست ہندو اخباروں کا تنہا مقابلہ کررہا ہے۔ ڈاکٹر مصدق اور جنرل نجیب کو دیکھو۔ انہوں نے کس جرات اور حوصلہ سے کام لیا ہے۔ مصدق نے بین الاقوامی عدالت انصاف سے تیل کا مقدمہ جیت کر چھوڑا یا نہیں۔ ظفر اللہ نے آج تک کشمیر کے لئے کیا کیا ہے۔ کل ۱۴ اگست یوم پاکستان پر خواجہ ناظم الدین نے جو تقریر کی ہے ختم نبوت کے حق میں ایک لفظ نہیں کہہ سکا۔ یہ تمہاری گول گول باتوں پر مجھے سخت غصہ آتا ہے۔ تم صاف صاف کہہ دو کہ ہم مرزائیت کے حامی ہیں۔ پھر ہم تم سے کچھ نہیں کہیں گے۔ جو خدا سمجھائے گا وہ کریں گے۔

وماعلینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

بقیہ :۔ اداریہ

دی جاتی لیکن اس کے برعکس اسکول کی انتظامیہ کی حفاظت کی جارہی ہے اور نشاندہی کرنے والے کو پریشان کیا جارہا ہے طالب علم بچے کی والدہ خراج تحسین کی مستحق ہے۔ اس کو ستارہ خدمت اور ستارہ امتیاز دینا چاہئے کہ اس نے اپنے بچے کے ایمان کی حفاظت کی کوشش کی ہمارا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر اسکول کو سیل کیا جائے۔ پرنسپل کو جس نے نشاندہی کے باوجود اس کتاب کو پڑھانے پر اصرار کیا اس کو فوری طور پر گرفتار کرکے مقدمہ درج کیا جائے۔ آصف زرداری صاحب پر توہین رسالت کی معاونت کرنے پر مقدمہ درج کرنا چاہئے مقتدر شخصیت کو اس اسکول سے برات کا اظہار کرنا چاہئے تاکہ ان کی شخصیت مشکوک نہ ہو بصورت دیگر قوم بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائے گی۔ امریکہ کی خوشنودی کی بجائے خدا کی خوشنودی ہم سب کا پہلا فریضہ ہے اور اسی سے ہم کامیاب ہوسکتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں قانونی کارروائی کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

مولانا محمد اشرف گرکر

فتنہ قادیانیت اپنی تحریروں کے آئینے میں

اللہ رب العزت نے اس کارخانہ کائنات کو رنگا رنگ عجائبات سے معمور فرمایا ہے اور اس کائنات کا محور انسان کو بنایا ہے' انسان کے حواس خمسہ محدود ہیں مثلاً" ہماری آنکھ' بیرونی محرک روشنی کے بغیر غیر مرئی چیزوں کو دیکھنے سے قاصر ہے' ایک اندھیرے کمرے کے اندر بیرونی محرک روشنی خواہ قدرتی ہو یا مصنوعی کے بغیر دیکھ نہیں پاتے ہیں اسی طرح دین فطرت دین اسلام کی روشنی کے بغیر ہماری عقل ہمیں فطرتی حد بندیوں سے آزاد کر کے مادہ اور معدہ پرستی پر اکساتی ہے۔ مادہ پرستی سے بچاکر دارین کی فوز فلاح کے لئے اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا' حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام نے اپنی اپنی امت کو صراط مستقیم پر چلانے کا کام سرانجام دیا۔ اس کے بعد اللہ وحدہ لاشریک نے انسانی ہدایت کے لئے اکمل ترین مرقع ہدایت' تاجدار ختم نبوت ﷺ کو مبعوث فرمانے کے ساتھ ہی نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند فرمادیا' خیر و ہدایت کا اول و آخر یہی سرچشمہ ہے کہ جس سے تشنگان ایمان اپنی پیاس بجھاسکتے ہیں' قرآن و حدیث کی رو سے امت مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی بھی دور میں کسی بھی جگہ پر دعوی نبوت کرنے والا کافر ہے' مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی تک اہل اسلام جھوٹی نبوت کے فتنے کی بیخ کنی کرتے آئے ہیں' دشمنان اسلام کی دیگر ریشہ دوانیوں کے علاوہ ایک پر فریب چال یہ بھی ہے کہ اصلاح معاشرہ کے نام پر جھوٹی نبوتوں کا اجرا کیا جائے' چنانچہ اس فتنہ ابلیس قادیانیت کے تخم کو فرنگی سامراج نے اپنے استعماری مقاصد کے استعمال کے لئے سرزمین قادیان میں ڈالا تھا۔ کیونکہ اس کے اقتدار کو اگر کسی سے خطرہ لاحق تھا تو وہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد و آزادی سے تھا جو سرور کائنات رسول آخرین ﷺ کی میراث ہے جنہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عم زاد ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ پر پہلی نزول وحی کا واقعہ سنتے ہی بشارت انجیل دیتے ہوئے آپ ﷺ کو "نبی ا لجہاد" کہا تھا۔

گوری اقلیت کے لئے ایشیاء و افریقہ کے بعد یورپ میں مسلمانوں کی فاتحانہ شان کو برداشت کرنا ناممکن تھا' صلیبی جنگوں میں متحدہ یورپ کو مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں جو شکست اور ہزیمت کا سامنا ہوا وہ کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ صلیبی جنگوں کے بعد اٹھارہویں صدی عیسوی میں اقوام یورپ اور بالخصوص برطانیہ کو افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں مسلمان مجاہدین سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ مغل دور حکومت میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے بھیس میں گوری اقلیت نے برصغیر پاک و ہند میں رفتہ رفتہ قدم جمانے شروع کردیئے' مغل شہنشاہ اورنگزیب کے جانشینوں کی عیش کوشیوں سے جب سلطنت مغلیہ زوال پذیر ہوئی اور اس کے بعد ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد برطانوی اقتدار کے لئے راہ ہموار کردی' لیکن اس کے بعد ۱۸۵۷ء میں انگریزی سامراج کے خلاف ہندوستان کے مسلمانوں نے علم بغاوت بلند کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بڑے شہروں میں جنگ آزادی کے شعلے بھڑک اٹھے جس کو فرنگی کی عیاری اور اپنوں کی غداری سے کچل دیا گیا' لیکن گوری اقلیت کو مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور "حب رسول ﷺ" سے کھٹکا لگا ہوا تھا۔ انگریز مسلمانوں کے اس جذبہ جہاد سے اچھی طرح واقف تھے اور جانتے تھے کہ جب تک مسلمانوں میں "جذبہ جہاد" اور ظہور مہدی کا عقیدہ باقی ہے ان کی سلطنت کو استحکام نصیب نہیں ہوسکتا' اسی خدشہ کے پیش نظر ۱۸۶۴ء میں مسیحی رہنماؤں اور سیاسی مفکرین پر مشتمل ایک کمیشن ولیم ہنٹر کی سربراہی میں لندن سے ہندوستان بھیجا گیا۔ (جس کی تفصیل بزرگ مصنف صاحبزادہ طارق محمود صاحب کی تصنیف لطیف 'قادیانیت کا سیاسی تجزیہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں) وفد نے ۱۸۷۰ء میں لندن کے (وائٹ ہاؤس) میں رپورٹ پیش کی اور حکومت کو مشورہ دیا کہ جب تک مسلمانوں کے دل و دماغ سے عقیدہ جہاد اور دینی پیشواؤں سے وابستگی کو ڈپلومیسی کے ذریعے مفقود نہ کیا جائے حکومت کے خلاف بغاوت کی آگ اندر ہی اندر سلگتی رہے گی

سو اس کام کے لئے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے توسط سے حکیم نور دین جو کشمیر میں برطانیہ کی خفیہ ایجنسی کے لئے کام کررہا تھا کے مشورہ سے سیالکوٹ ضلع کچہری کے سابق اہل کار مرزا غلام احمد کا نام تجویز کیا جس کا خاندان گوری اقلیت کا نمک خوار اور وفادار تھا' جس کا خاندان سکھوں کی طرف سے سید احمد شہیدؒ اور ان کے مجاہدین کے خلاف لڑتا رہا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ غلام مرتضیٰ نے انگریزی فوج کا ساتھ دیا' پچاس گھوڑوں اور سواروں سے سرکار انگلشیہ کی اولاد کی جس کا اظہار اشتہار واجب الاظہار میں خود متبنیٰ قادیاں نے اپنی تصنیف کتاب البریہ میں اس انداز میں کیا ہے۔

" میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی مدد میں دیئے تھے"

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ ص ۴)

گوری اقلیت نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کا مراسلہ کمشنر لاہور کے توسط سے گورنر کو بھیجا جس سے وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال کیا جہاں یہ حکومت لندن میں انتہائی رازداری کے ساتھ پہنچایا گیا' حکومت نے اس تجویز سے اتفاق کیا کیونکہ مرزا جیسے اسلام' ملک و ملت اسلامیہ کے غدار کی ضرورت تھی سو وہ دستیاب ہوگیا۔

اس عظیم فتنہ قادیانیت کا اصل محور و مرکز مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا' کیا تھا؟ کس طرح گوری اقلیت کی فرمانبرداری کرکے اس نے حضور خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا' کس طرح اس نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو مفقود کرنے اور امت مسلمہ کو انتشار و افتراق میں مبتلا کرنے کی ناپاک جسارت کی؟ آپ آئندہ شماروں میں مسلسل ملاحظہ فرماتے رہیں گے (انشاء اللہ)

سب سے پہلے مرزا کی کہانی ان کی زبانی

مختصراً" سنئے! مرزا غلام احمق خود لکھتا ہے "میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۹ء میں ہوئی' میں توام پیدا ہوا' میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا" براہین احمدیہ میں صفحہ ۴۹۶ پر مرزا کا ایک الہام بھی درج ہے کہ "اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی"

(تریاق القلوب ص ۱۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

" میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ ایک مشہور رئیس تھے' بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا' ایک فارسی کا معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں ان کا نام فضل الٰہی تھا۔ جب میری عمر تقریباً" دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی میری تربیت کے لئے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا جب میں سترہ اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کو بھی میرے والد نے نوکر رکھا تھا۔ ان مولوی صاحب نے نحو اور منطق اور حکمت پڑھائی اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں' والد صاحب میری صحت کے پیش نظر ہمیشہ ہمدردی سے زیادہ نہ پڑھنے کا کہا کرتے تھے۔ آبائی دیہات جو کہ انگریز حکومت نے ضبط کرلیئے تھے ان کی واگذاری کے سلسلے میں والد صاحب نے کچھ مقدمات انگریزی عدالتوں میں دائر کیے ہوئے تھے۔ انہی مقدمات کی پیروی میں مجھے لگا دیا گیا' اگرچہ یہ میری تربیت کے منافی تھا اور ان بیہودہ جھگڑوں میں میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے زمیندارانہ امور کی نگرانی میں لگا دیا۔ انہی دنوں میں چند سال انگریز کی ملازمت میں سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کا مقرر رہا بعد میں میں نے استعفےٰ دے دیا اور پھر زمینداری کے کاموں میں مصروف ہوگیا۔ اکثر و بیشتر قرآن شریف کے تدبر اور تفسیروں وغیرہ کا مطالعہ کرتا رہا۔ تیس پینتیس سال کی جب میری عمر ہوئی تو والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا' میں اس وقت لاہور میں تھا والد صاحب کے انتقال کے بعد بڑے زور شور سے مکالمات الہیہ کا سلسلہ شروع ہوا۔"

(اخبار الحکم قادیانی خاص نمبر جلد ۷ ۳ مورخہ ۲۱ تا ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کے تفصیلی حالات زندگی کے بارے میں آگاہی کے لئے "رئیس قادیان" مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری کی تصنیف کا مطالعہ فرمائیں۔

قارئین محترم! یہ تھا گوری اقلیت کے "خود کاشتہ پودا" (روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۳۵۰) وبتال زادے سینڈھی صاحب کی جنم بھومی اور اس کی زندگی کا مختصر خاکہ جو آپ نے مرزا قادیانی کی اپنی زبانی سنا۔

یاد رکھیے! نبی کسی انسان کا شاگرد نہیں ہوتا

تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبیؑ نے کسی انسان کی شاگردی اختیار نہیں کی لیکن مرزا غلام احمد کے استاد فضل الٰہی فضل احمد وغیرہ تھے لہٰذا مرزا کا جھوٹ روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہوگیا۔

اب مرزا قادیانی کے قول و فعل میں تضاد کا

صرف ایک نمونہ ملاحظہ فرمایئے : مرزا غلام احمد "نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۲۷" (مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ) پر لکھتا ہے "یہ اسلام کی ایک اعلیٰ تعلیم کا نمونہ ہے کہ ہرگز قصداً" کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں یہ بد نظری کا پیش خیمہ ہے" تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۳۸ پر لکھتا ہے کہ "عورتوں کو چاہئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں اور چاہئے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے دوسرے مرد ہیں پردہ کرنا ضروری ہے"

آئینے کا دوسرا رخ : اب آئینے کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمایئے

مرزا غلام احمد کا کردار کیا تھا؟ ان کی اپنی ہی تحریریں بولتی ہیں "قلم میرا ہے بات ان کی"

۱۔ مرزا بشیر احمد ایم۔اے سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ نمبر ۲۱۰ پر لکھتا ہے کہ "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن فرمایا کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور (مرزا غلام احمد) کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لباس کے اوپر سے دباتی تھی اسی لئے اسے پتہ نہ چل سکا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا "بھانو آج بڑی سردی ہے" بھانو کہنے لگی ہاں جی "تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں" (یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں)

۲۔ عائشہ نامی ایک لڑکی ۱۵ برس کی عمر میں مرزا غلام احمد کے پاس آئی تھی' "قریباً" دو برس کی عمر میں رہی اور آپ کے پاؤں دبایا کرتی تھی' اس کی وفات کے بعد اس کی یہ بات پریس میں آئی کہ " حضور کو مرحومہ کی خدمت پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔" (الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے گھر میں نوجوان لڑکیاں جسمانی راحت کے لئے تھیں۔ مرزا صاحب نے عائشہ کی شادی غلام محمد سے کی تھی اور کہا کہ یہ شرط کی جائے کہ غلام محمد اسی جگہ قادیان میں رہے۔ حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا کہ اللہ تجھے اولاد دے حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے۔ (مناظرہ نائیجیریا ص ۳۵ انگریزی نیا صفحہ ۹)

یہ سینڈ می صاحب یعنی متنبی قادیان کی انگریزی نبوت کی گل افشانیاں اور مصفا کردار کی ایک جھلک تھی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی۔

یاد رکھیں! نبی اپنی امت کے لئے نمونہ ہوتا ہے' نبی کے اخلاق و کردار پر دنیا کا کوئی انسان انگلی اٹھانے کی جرات نہیں کر سکتا لیکن مسیلمہ پنجاب کی سیرت کی ایک ہی جھلک دیکھنے سے صاحب عقل اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے صرف اور صرف اپنے آقا انگریز کی خوشنودی کے لئے اسلام اور ملت اسلامیہ کے ساتھ غداری کی اور جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔

نہیں قائل ہوا میں جھوٹی نبوت کا
نبی جن کا بروزی ہو خدا جن کا برازی ہو

بقیہ: معرکہ حق و باطل

جناب مرزا صاحب نے واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ نبوت محض عطائے الہی سے ملتی ہے' اس میں کسی محنت یا ریاضت و مجاہدہ کا ذرہ دخل نہیں ہوتا۔ مزید برآں آنجہانی قادیانی تو اس سے بھی بڑھ کر شکم مادری سے یہ مقام لے کر آئیں ہیں لیکن خدا جانے پھر اس پر کیا مصیبت نازل ہو گئی کہ یہ سب کچھ بھول کر لکھ دیا کہ مجھے آنحضور ﷺ کی اتباع سے نبوت ملی ہے۔ اب اس معمہ کا حل کوئی قادیانی مربی یا ان کا گروہ مرزا طاہر ہی کر سکے گا۔ ھل من مبارز؟ نیز قادیانی تو بجائے اتباع کے الٹا مخالفت کے راستہ پر چل پڑا تھا جیسے مسئلہ ختم نبوت' مسئلہ حیات و نزول مسیح اور مسئلہ جہاد وغیرہ میں۔ خدا جانے قادیانی لغت میں اتباع بھی مخالفت ہی کو کہتے ہیں؟ کیونکہ مرزا ہر معاملہ میں حکم جو ہو کر آیا تھا تو آکر اس نے جہاں قرآن کی غلطیاں نکالیں' حدیث رسول ﷺ میں من پسند رد و قبول کا رویہ اپنایا ایسے ہی یہ رویہ عربی لغت و محاورہ میں بھی ضرور چلانا چاہئے تھا تاکہ اس کی حکمیت مکمل ہو جائے۔ یا للعجب! ملاحظہ فرمایئے مرزا نے ساری امت سے کٹ کر نبوت کی نئی تقسیم کر ڈالی کہ اس کی ایک قسم ظلی نبوت بھی ہے جو اتباع و اطاعت سے حاصل ہو سکتی ہے۔ پھر اس مفہوم کلی کو فرد واحد (صرف اپنی ذات) ہی میں محدود و منحصر فرما دیا۔ علاوہ ازیں آنجناب نے لفظ توفی کے مفہوم میں بھی تبدیلی و ترمیم فرمائی کہ پہلے اس کا معنی تھا کامل نعمت دینا یا کامل اجر دینا۔ پھر اس کا مفہوم صرف موت میں منحصر کر دیا۔ الغرض قادیانی اصول و ضوابط بطور تجدید کے ساری دنیا سے نرالے اور منفرد ہیں۔ ایسے ہی اگر اس کے ہاں اتباع کا معنی بھی مخالفت ہو تو کوئی بعید بات نہیں ہے۔ واہ رے مرزا صاحب' تیری تو وہی بات ہوئی کہ "اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی"

تو گویا مرزا کا ظلی نبوت کا نظریہ خود اس کی دیگر تحریرات سے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ہمیں قرآن و حدیث سے دلائل دینے کی ضرورت ہی نہیں رہتی اسی طرح ہمیں قادیانیوں کے تمام نظریات کو خود قادیانی کی تحریرات سے ختم کرنا چاہئے۔

معرکہ حق و باطل

مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

امت مسلمہ میں قادیانیت کا ناسور پھوٹے ایک صدی گزر چکی ہے۔ اس عرصہ میں معالجین امت نے اس کی مکمل تشخیص کر کے اس ناسور کو جسد ملت سے جڑوں سمیت کاٹ کر الگ پھینک دیا ہے مگر اس کی سڑانڈ ابھی تک ملک و ملت کو پریشان کر رہی ہے۔ لہٰذا تمام امت کو متحد ہو کر اس سڑانڈ سے نجات پانا ازبس ضروری ہے۔ نیز اس طرف بھی توجہ دینا ضروری ہے کہ کہیں اس ناسور کی کوئی جڑ پھر نہ پھوٹ پڑے لہٰذا اس مسئلہ میں غفلت اور لاپرواہی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

یہ بات سو فیصد صحیح ہے کہ قادیانیت کو مذہب اور حقانیت کے ساتھ ذرہ بھر تعلق نہیں ہے۔ یہ تو محض مغربی استعمار کا ایک آلہ کار اور ایجنٹ گروہ ہے۔ اس ٹولہ نے کچھ دینی مباحث کو محض آڑ کے طور پر اپنا رکھا ہے' جیسے مسئلہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام اور اجرائے نبوت وغیرہ۔۔ علمائے امت نے ان کے تمام تر شبہات کے مسکت جوابات دے کر میدان مناظرہ و مباحثہ سے تو ان کو بھگا دیا ہے مگر اب یہ لوگ اپنے طور پر بذریعہ لٹریچر مختلف وسوسے اور شوشے چھوڑتے رہتے ہیں جو محض دجل و فریب اور دسیسہ کاری ہوتی ہے۔ حقیقت سے ان کو کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں بندہ حقیر بھی کچھ تجربہ رکھتا ہے جس کی بناء پر عرض یہ ہے کہ دربارہ مسائل قادیانیوں سے نپٹنے کے لئے مختصر طریقہ یہ ہے کہ ان کے پیش کردہ نظریات کا رد اور توڑ خود مرزا قادیانی ہی کی تحریرات سے کیا جاوے تاکہ ان کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے۔ اگرچہ یہ طریقہ اپنانے میں قادیانی کتب کا وسیع مطالعہ درکار ہے مگر یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ تھوڑی سی محنت کر کے ہمیشہ کے لئے سہولت فراہم ہو جائے گی چنانچہ بندہ حقیر نے اسی طریقے کو اپناتے ہوئے ذیل میں قادیانی کے پیش کردہ معیارہائے صداقت کو تسلیم کر کے ان کی تردید و تکذیب کا تمام مرحلہ خود قادیانی کتب سے باحسن وجوہ طے کیا ہے جس کا مطالعہ ہر فرد کے لئے نہایت مفید ہو گا بایں طور کہ مرزا قادیانی نے اپنی ذاتی کتب و تحاریر میں حق و صداقت کے جو جو معیار اور ضوابط پیش کئے ہیں' انہی کو تسلیم کرتے ہوئے خود اسی کی دیگر تحریرات سے مرزا کی تردید اور تکذیب اس حد تک کر دی ہے کہ کسی ہوشمند انسان کو قادیانیت کے دجل و فریب اور حماقت و جہالت ہونے میں رتی بھر شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ اب بندہ ذیل میں وہ معیار مع رد پیش کر کے ہر فرد بشر کو دعوت فکر دیتا ہے کہ وہ اس تحریر کو بغور مطالعہ فرما کر اپنی عاقبت کی فکر کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جادہ حق پر گامزن ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ واللہ یهدی من یشاء الی طریق مستقیم

حق و صداقت کے قادیانی معیار
اور ان کا نتیجہ

پہلا معیار : مرزا قادیانی' اس کے لڑکے اور اس کے پیروکار سب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبوت اتباع نبوی ﷺ سے حاصل ہوئی ہے مگر یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ دین اسلام میں تو اس کی مکمل نفی ہے۔ نیز خود مرزا قادیانی بھی یہی بات کہتا ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ :

(۱) لاشک ان التحدیث موہب مجردة لاتنال بکسب البتہ کما هو شان النبوة

(دیکھئے مرزا کی ذاتی کتاب "حمامۃ البشریٰ ص ۸۲ مندرجہ روحانی خزائن ج ۷ ص ۳۰۱")

ترجمہ : اس میں ذرا شک و شبہ نہیں کہ مکالمت و مخاطبت الٰہیہ (وحی الٰہی) محض عطائے الٰہی ہے' کسی ریاضت یا محنت سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی جیسا کہ شان نبوت کا معاملہ ہے۔ (یعنی جیسے مقام نبوت کسی اتباع یا ریاضت و مجاہدہ سے حاصل نہیں ہوتا' اس طرح تحدیث ہے)

(۲) دوسری جگہ لکھا ہے کہ :

والمومن الکامل هو الذی رزق من هذه النعمه علی سبیل الموهبه (الاستفتاء ص ۲۲' خزائن ج ۲۲ ص ۶۴۳)

(۳) "سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی" (حقیقۃ الوحی ص ۶۲' خزائن ج ۲۲ ص ۶۴)

(۴) "اب میں بوجہ آیہ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجے (جن کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ بھی دخل نہیں (ص ۶۵) میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے" نتیجہ۔ (حقیقۃ الوحی ص ۶۷ مندرج خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

(۵) "اب خلاصہ کلام یہ ہوا کہ وحی اللہ کے نزول کا اصل موجب خدا تعالیٰ کی رحمانیت ہے' کسی عامل کا عمل نہیں ہے اور یہ ایک بزرگ صداقت ہے جس سے ہمارے مخالف برہمو وغیرہ بے خبر ہیں" (دیکھئے براہین احمدیہ ص ۳۱۲' ۳۵۳ طبع لاہور' خزائن ج اول ص ۳۹۸ طبع ربوہ حاشیہ ۱۱)

دیکھئے اس مقام پر بھی مرزا صاحب مقام نبوت کو از روئے دین اسلام محض عطائے الٰہی قرار دے رہے ہیں۔

نتیجہ

ناظرین کرام' مندرجہ بالا اقتباسات میں

باقی صفحہ ۱۶ پر

آخری قسط

ذوالفقار احمد نقشبندی

اسلام اور ازدواجی زندگی

بیوی کے حقوق

آیئے اب جائزہ لیں کہ عورت کے خاوند پر کیا حقوق ہیں؟ ان میں سے پہلا حق عورت کا نان نفقہ یعنی عورت کے اخراجات کو پورا کرنا' ایک بات ذہن میں رکھ لینا' اچھی طرح سن لینا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے ذمہ اپنا نان نفقہ کمانے کا بوجھ نہیں رکھا۔ عورت اپنے اخراجات کے لئے کمانے کی ذمہ دار نہیں۔ اگر بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا خرچہ پورا کرے' اگر بہن ہے تو بھائی کے ذمہ ہے کہ وہ اپنی بہن کا خرچہ پورا کرے اگر بیوی ہے تو خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کا خرچہ پورا کرے اور اگر ماں ہے تو اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی ماں کا خرچہ پورا کرے بیٹی سے لے کر ماں بننے تک اللہ نے اس پر اپنی روزی کمانا کبھی بھی فرض نہیں کیا۔ یہ خاوند کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کا خرچہ پورا کرے اس نان و نفقہ کے معاملے میں علماء نے مسئلہ لکھا ہے کہ خاوند کو چاہئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق دے ممکن ہے کوئی آدمی پچاس ڈالر دے سکتا ہو۔ کوئی آدمی صرف دس ڈالر دے سکتا ہو' مقدار کی بات نہیں۔ گھر کی گروسری (سبزی وغیرہ) کے لئے خرچہ دینا اور بات ہے۔ مگر شریعت کہتی ہے' نہیں وہ تمہاری بیوی ہے اپنے گھر کو چھوڑ کر تمہارا گھر بسانے یہاں آئی ہوئی ہے۔ اب تم اس کو اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کچھ پیسہ دے دو اور دینے کے بعد تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں حکمت یہ تھی اگر عورت محسوس کرے میری بہن غریب ہے' میں اس کو دے دوں' میری ماں کے حالات اچھے نہیں ہیں میں اس کی کچھ مدد کر دوں۔ ہو سکتا ہے اسے خوشی تب ہو جب وہ کسی غریب عورت کا دکھ بانٹے تو جب ذاتی خرچہ دے دیا تو اب پوچھنے کی ضرورت نہیں وہ جہاں چاہے خرچ کر سکتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ فقہا نے مسئلہ لکھا ہے کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اس کی ذمہ داری ہے کہ اس عورت کو سر چھپانے کے لئے جگہ دے اپنی حیثیت کے مطابق' مثل مشہور ہے اپنا گھو سلہ اپنا کچا ہو یا پکا۔ عورت کو کوئی ایسی جگہ Provied کر دینا جہاں پر وہ سر چھپائے یہ خاوند کی ذمہ داری ہے۔ اگر مجبوری ہو اور گھر کے سب افراد اکٹھے رہتے ہیں تو اسے کوئی ایک کمرہ ہی دے دیا جائے۔ جہاں وہ اپنی ضروریات کا سامان رکھ سکے۔ یہ نہ ہو کہ بیوی کا بھی وہی کمرہ ہے اور اسی میں ماں باپ کا سامان بھی پڑا ہوا ہے۔ البتہ ہر بندہ مکان نہیں بنا سکتا جو بنا سکتے ہیں وہ بنا کر دیں۔ یہ خاوند کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

تیسری بات یہ کہ چونکہ خاوند اپنے گھر کے اوپر امیر اور سردار ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ اپنی رعایا۔ یعنی اہل خانہ کے ساتھ نرمی کا برتاؤ رکھے۔ "ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء" تم زمین والوں پر نرمی کرو گے آسمان والا تمہارے اوپر نرمی فرمائے گا۔ اس لئے فرمایا کہ جو انسان دوسروں کے ساتھ نرمی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے نرمی فرمائیں گے۔ جو دوسروں کو جلد معاف کرنے والا ہوا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جلدی معاف فرما دیں گے' جو دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہوا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کی پردہ پوشی کریں گے' عورت یعنی بیوی کا تصور اسلام میں جیون ساتھی کا تصور ہے۔ ہمدم و ہمراز کا تصور ہے۔ وہ کوئی غلام یا باندی کا تصور نہیں ہے وہ اچھے دوست کا تصور ہے' قرآن پاک میں جہاں جہاں میاں بیوی کے حقوق کا تذکرہ ہے وہاں جگہ جگہ فرمایا "واتقوا اللہ" اور تم اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اس لئے کہ "واعلموا انکم ملقوا اللہ" اور تم جان لینا کہ تم نے اللہ سے ملاقات کرنی ہے۔ اس لئے بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں نہ بیوی شرم سے کسی کو بتا سکتی ہے اور نہ خاوند شرم سے کسی کو بتا سکتا ہے۔ مگر اندر اندر دونوں ایک دوسرے کی دل آزاری کر رہے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا تم اس طرح ایک دوسرے کا دل جلایا کرو گے تو یاد رکھنا کہ تم نے اللہ سے ملاقات کرنی ہے۔ اگر ایک دوسرے کو سکون نہیں پہنچاؤ گے تو قیامت کے دن اس کو کیسے Face (فیس) کر سکو گے ایک بہترین چیز یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی غلطی کوتاہی بیوی سے ہو جائے تو وہ معافی مانگ لے اور اگر خاوند سے ہو جائے تو وہ معذرت کر لے' اپنی غلطی پر

معذرت کرلینا عظمت کی بات ہوتی ہے مجھے اس موقع پر اپنے پیرومرشد کی بات یاد آئی یہ حضرات کتنے مخلص ہوتے ہیں اپنی زندگی کے واقعات کو نمونہ بناکر پیش کرتے ہیں فرمانے لگے ایک روز میں وضو کررہا تھا (عمر رسیدہ تھے) اہلیہ محترمہ وضو کرواتے وقت پانی ٹھیک سے نہیں ڈال رہی تھیں۔ جس پر میں نے انہیں ذرا سختی سے بات کہہ دی کہ تم کیوں ٹھیک طرح سے وضو نہیں کروا رہیں مگر میرے اس طرح غصہ کرنے پر وہ خاموش رہیں اور جس طرح میں چاہتا تھا ویسے کردیا۔ خیر میں وضو کرکے گھر سے چلا راستے میں خیال آیا کہ ابھی تو میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ یہ برتاؤ کررہا تھا کہ ابھی مصلے پر جاکر نماز پڑھاؤں گا میری نماز کیسے قبول ہوگی؟ کہنے لگے کہ میں آدھے راستے سے واپس آیا اور بیوی سے معذرت کی اس نے مجھے معاف کردیا پھر میں نے جاکر نماز پڑھائی۔

ازدواجی زندگی اور مشرقی معاشرہ

معزز سامعین! یقین کیجئے ازدواجی زندگی میں ہمارا مشرقی معاشرہ آج بھی الحمدللہ بہت پرسکون ہے۔ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ سو میں سے کم از کم ننانوے لڑکیاں جب اپنے والدین کے گھر سے رخصت ہوتی ہیں تو ان کے دلوں میں گھر بسانے کی نیت ہوتی ہے۔ یہ اعزاز صرف مشرقی لڑکی کو حاصل ہے کہ جب اپنے ماں باپ کے گھر سے چلتی ہے تو دل میں یہ نیت ہوتی ہے کہ میں نے گھر بسانا ہے۔ یہ آگے خاوند کا معاملہ ہے اچھی طرح ہینڈل کرلیا تو گھر آباد ہوگیا مس ہینڈل کرلیا گھر برباد ہوگیا۔ بعض مشرقی لڑکیاں تو اس قدر پاک دامن ہوتی ہیں کہ ان میں ایسی صفات کی جھلک ہوتی ہے جو قرآن نے حوروں کی صفات بیان کی ہیں۔ مثلاً "عربا" یعنی خاوندوں کی عاشق اور قاصرات الطرف یعنی غیر مردوں کی طرف مائل نہ ہونے والیاں۔ یہ اسلام کی برکت ہے کہ مشرق میں آج بھی بعض ایسی معصوم جوانیاں ہوتی ہیں جو اپنے گھر سے قدم نکالتی ہیں تو ان کے دلوں میں کسی غیر مرد کا دخل نہیں ہوا کرتا۔ کئی ایسی بھی ہوتی ہیں کہ خاوند کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو بچوں کی خاطر اپنی پوری زندگی بغیر دوسرا نکاح کئے گزار دیتی ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بیوہ عورت یہ سمجھے کہ میں نے اپنے بچوں کی پرورش کی خاطر بیٹھنا ہے اور خود اس کو پسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے اس کی تو بہار خزاں میں تبدیل ہوگئی مگر یہ خزاں کے موسم میں بھی اپنے پروں کے نیچے اب چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو چھپا کر اپنی زندگی گزار رہی ہوتی ہے اللہ اکبر!

چمن کا رنگ گو تو نے سراسر اے خزاں بدلا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے آشیاں بدلا

انگلش کا مقولہ ہے۔

To Run Big Show One Should Have a Big Heart

ایک بڑا نظام چلانے کے لئے انسان کو دل بھی بڑا رکھنا چاہئے تو انسان کو تحمل اور بردباری سے گھر کے معاملات نبھانے چاہئیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے جھگڑتا ہے جو اپنی زندگی خاوند کے لئے وقف کرچکی ہوتی ہے اور بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتی ہے جو اس کی زندگی میں اتنا بڑا مقام پاچکا ہوتا ہے۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام کہ بادوستاں ہست پیکار جنگ

ہم نے سنا اللہ والے دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ نہیں کیا کرتے تمہیں یہ مقام کہاں نصیب ہوا کہ تم اپنوں کے ساتھ برسرپیکار ہو بعض اوقات دینی جہالت کی وجہ سے یا تکبر کی وجہ سے پڑھے لکھے جوڑوں میں بھی محاذ آرائی ہوتی رہتی ہے میاں بیوی ایک دوسرے کے اس قدر خلاف کہ خاوند ہر وقت بیوی کی غلطیاں اور عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے اور بیوی ہر وقت خاوند کی غلطیاں اور عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے۔ جسم ایک دوسرے کے کتنے قریب دل ایک دوسرے سے کتنے دور۔ ان دونوں کا معاملہ اس شعر کا مصداق ہوتا ہے۔

زندگی بیت رہی ہے دانش
کوئی بے جرم سزا ہو جیسے

بعض اوقات یہ جھگڑے کسی تیسرے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ یہ میری بات یاد رکھنا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں جھگڑتے جب بھی جھگڑیں گے یا تو وہ ساس سسر ہوں گے اور یا بیوی کے میکے والے۔ اس لئے شریعت نے ایک بات سمجھا دی۔ لڑکی کو کہا کہ دیکھ نکاح سے پہلے تمہاری ایک ماں تھی اور اب تمہاری دو مائیں ہیں اور اسی طرح دو باپ ہیں' اسی طرح لڑکے کو بتایا کہ تمہاری دو مائیں اور اسی طرح دو باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساس اور سسر کو ماں اور باپ کا درجہ دیا تو اس میں ایک بہترین اصول یاد رکھ لیجئے کہ شادی کے بعد لڑکی کو چاہئے کہ خاوند کے گھر والوں کو خوش رکھے اور خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے گھر والوں کو خوش رکھے۔ جہاں یہ اصول دونوں میاں بیوی اپنا لیں گے وہاں آپ دیکھیں گے کہ کبھی لڑائی نہیں ہوگی۔ کبھی ایک غصہ میں آجائے تو دوسرے کو چاہئے کہ تحمل مزاجی سے کام لے' دونوں کا غصہ میں آجانا معاملے کو بے حد خراب کرتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کوئی عورت خاوند کے غصہ پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر ایوب کا اجر عطا فرمائیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے غصے پر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی صبر ایوب علیہ السلام کا درجہ عطا فرمائیں گے۔ تو جب صبر کا اتنا اجر و ثواب ملتا ہے تو اس موقع پر ذرا خاموش ہوجایا کریں۔ دوسرے موقع پر اچھے انداز میں بات کرلی جائے۔

منفی سوچ سے بچئے

میاں بیوی دونوں کو منفی سوچ سے بچنا چاہئے پنجابی کا مقولہ ہے "بھاندے دا سب کچھ بھاوے تے نہ بھاندے دا کجھ وی نہ بھاوے" یعنی جو آدمی اچھا لگتا ہو اس کا ہر کام اچھا لگتا ہے اور جو آدمی برا لگتا ہو اس کا ہر کام برا لگتا ہے۔ میاں بیوی میں اگر منفی سوچ ہو تو ایک دوسرے کی ہر بات زہر معلوم ہوتی ہے حکایت ہے کہ ایک بزرگ کی بیوی ان سے ہروقت لڑتی جھگڑتی رہتی تھی۔ انہوں نے ایک دن دعا کی کہ یا اللہ میرے ہاتھ پر کوئی ایسی کرامت ظاہر فرماجسے دیکھ کر میری بیوی بھی میری عقیدت مند بن جائے۔ چنانچہ قدرت الٰہی سے انہیں الہام ہوا کہ تم اڑنا چاہو تو تمہیں ہواؤں میں اڑنے کی کرامت ملے گی۔ چنانچہ وہ بزرگ اڑتے اڑتے اپنے گھر کے اوپر سے گزرے۔ جب شام کو گھر واپس آئے تو بیوی نے آتے ہی کہا "لو تم بھی بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو، بزرگ تو آج میں نے دیکھا جو ہواؤں میں اڑتے جارہے تھے" اس بزرگ نے کہا "خدا کی بندی وہ میں ہی تو تھا۔" تو بیوی نے فوراً کہا "اچھا میں بھی سوچ رہی تھی کہ یہ اڑنے والا ٹیڑھا کیوں اڑ رہا ہے" دیکھا منفی سوچ کتنی بری چیز ہے۔ میاں بیوی کو چاہئے کہ قدم اٹھانے سے پہلے دیکھ لیں کہ راستہ کدھر کو جاتا ہے۔

جو شخص اپنی بیوی پر احسان کرے گا یقیناً وہ اپنی بیوی کا دل جیت لے گا۔ بیوی کو زور کے ذریعے جیتنے کی کوشش نہ کریں بیوی کو احسان اور اچھے اخلاق کے ذریعے جیتنے کی کوشش کریں ازدواجی زندگی میں سب سے زیادہ نقصان دہ چیز منفی سوچ ہے۔ دیکھیں !سوچنے کے انداز ہوتے ہیں۔ میں مثال دیتا ہوں ایک شاخ پر پھول بھی ہیں کانٹے بھی ہیں۔ اے مخاطب تجھے گلہ ہے کہ پھول کے ساتھ کانٹے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔ یہ اپنی نظر ہے کسی کی نظر کانٹوں پر گئی اور کسی کی نظر پھول پر گئی۔ سچ ہے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب میاں بیوی قریب ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اگر اسی حالت میں یہ خاوند فوت ہوجائے تو یہی بیوی ساری زندگی خاوند کو یاد کرکے روتی رہے گی کہ جی اتنا اچھا تھا میرے لئے تو بہت ہی اچھا تھا۔ اگر بیوی فوت ہوجائے تو یہی خاوند ساری زندگی یاد کرکے روتا رہے گا کہ بیوی کتنی اچھی تھی۔ میرا کتنا خیال رکھتی تھی۔ تو پنجاب کی ایک کہاوت ہے کہ

"بندے دی قدر آندی اے ٹرگیاں یا مرگیاں"

بندے کی قدر اس کے قریب رہتے ہوئے کرلیا کریں۔ کیا یہ اچھا نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اسی طرح میاں بیوی جھگڑے میں ایک دوسرے کو طلاق دے دیتے ہیں تو خاوند اپنی جگہ پاگل بنا پھرتا ہے اور بیوی اپنی جگہ پاگل بنی پھرتی ہے پھر ہمارے پاس آتے ہیں کہ مولوی صاحب کوئی ایسی صورت نہیں ہوسکتی کہ ہم پھر سے میاں بیوی بن کر رہ سکیں۔ ایسی صورتحال ہرگز نہیں آنے دینی چاہئے۔ عفو و درگزر اور افہام و تفہیم سے کام لینا چاہئے۔ ایک روٹھے تو دوسرے کو منالینا چاہئے۔

اتنے اچھے موسم میں روٹھنا اچھا نہیں
ہار جیت کی باتیں کل پہ ہم اٹھا رکھیں، آج دوستی کرلیں۔

انوکھا واقعہ

علماء کرام نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بیوی بہت خوبصورت تھی۔ جب کہ خاوند بہت بدصورت اور شکل کا انوکھا تھا۔ رنگ کا کالا تھا۔ بہرحال زندگی گزر رہی تھی۔ نیک معاشرے میں زندگیاں گزر جایا کرتی ہیں ایک موقع پر خاوند نے بیوی کی طرف دیکھا تو مسکرایا، خوش ہوا۔ بیوی دیکھ کر کہنے لگی کہ ہم دونوں جنتی ہیں اس نے پوچھا یہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟ بیوی نے کہا جب آپ مجھے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں شکر ادا کرتے ہیں اور جب میں آپ کو دیکھتی ہوں تو صبر کرتی ہوں۔ شریعت کا حکم ہے صبر کرنے والا بھی جنتی ہے اور شکر کرنے والا بھی جنتی ہے۔

Love After Marriage

ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالنا بے جانہ ہوگا۔ اسلام نے Love Before Marriage کی اجازت نہیں دی۔ Love After Marriage کی اجازت دی ہے۔ لو میرج کو بنیاد بنائیں گے تو یہ بنیاد کمزور ہوگی۔ آپ اس کا حشر مغربی معاشرے میں دیکھ رہے ہیں اور لو آفٹر میرج کا مطلب ہے کہ جب ماں باپ نے وکیل بن کر لڑکے کے لئے بہتر لڑکی تلاش کرلی تو اب وہ میاں بیوی بن چکے۔ اب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت پیار سے زندگی گزارنی چاہئے وہ جس قدر محبت اور پیار سے زندگی گزاریں گے اس پر انہیں اجر و ثواب ملے گا۔ میرے آقا نے اپنے ایک فرمان میں زندگی کے سنہری اصول بتلادیئے۔

مسکرانا بھی نیکی ہے

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی بیوی اپنے خاوند کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہے اور خاوند اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہیں === اللہ===اللہ

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو مسکراتے چہرے کے ساتھ داخل ہوتے تھے۔ خاوندوں کو چاہئے کہ دفتروں کے جھگڑوں کو دفتروں میں چھوڑ آیا کریں جب گھر میں داخل ہوں تو مسکراہٹیں بکھیرتے ہوئے۔ سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور جواب میں بیوی کی مسکراہٹ بھی ملے گی۔

یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ خاوند تو مسکراتے چہرے سے گھر آئے مگر بیوی منہ لٹکائے

پھرتی رہے۔ خاوند کی مسکراہٹ کا جواب بیوی کو درج ذیل الفاظ میں دینا چاہیے۔۔

معیت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں گلستاں میں
رہے تو ساتھ تو صحرا میں گلشن کا مزہ پاؤں

انگلش کا ایک فقرہ ہے۔ اس فقرہ کو میرے دوستو یاد رکھ لیجئے بلکہ گھر میں کہیں لکھ کر لٹکا لیجئے۔

House is Built by Hands But
But Homes are Built Heart

کہنے والے نے کہا کہ مکان تو ہاتھ سے بن جایا کرتے ہیں مگر گھر ہمیشہ دلوں سے بنا کرتے ہیں۔ اینٹیں جڑتی ہیں مکان بن جاتے ہیں مگر جب دل جڑتے ہیں تو گھر آباد ہو جایا کرتے ہیں۔ میرے دوستو! ہم دیار غیر میں بیٹھے ہیں۔ ہماری چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہونے والے جھگڑے جب مقامی انتظامیہ کو پہنچتے ہیں تو وہ اسلام پر ہنستے ہیں۔ وہ نبی ﷺ کی تعلیمات پر انگلی اٹھاتے ہیں، کتنی بدبختی ہے اگر ہم نے اپنی کم ظرفی کی وجہ سے کسی کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اپنے گھر میں سمیٹ لیا کریں۔ ایسا جھگڑا نہ بنائیں جو کمیونٹی میں Talk of The Town بنا کرے۔ ہم اپنی ذات کے خول سے باہر نکلیں۔ ہم مسلمانوں کی بدنامی کی بجائے مسلمان کی نیک نامی کا ذریعہ بنیں۔ آج ایسی سوچ رکھنے والے اتنے تھوڑے ہیں کہ چراغ رخ زیبا لے کر ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔

اک ہجوم اولاد آدم کا جدھر بھی دیکھئے
ڈھونڈئے تو ہر طرف اللہ کے بندوں کا کال

آیئے خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے میں اپنے پیارے آقا اور سردار ﷺ کا ایک عمل آپ کو بتاتا ہوں۔

محبت بھری زندگی

ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ گھر تشریف لائے صحن میں دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ پیالے سے پانی پی رہی ہیں دور سے دیکھا تو وہیں سے فرمایا ”حمیرا“ (نام عائشہؓ تھا مگر پیار سے حمیرا کہا کرتے تھے) نبی پاک ﷺ نے ہمیں اس میں بھی سبق دے دیا۔ دور سے فرمایا ”حمیرا“۔ بولیں ”اے اللہ کے نبی فرمایئے۔ فرمایا ”تھوڑا سا پانی میرے لئے بھی بچا دینا۔“ وہ امتی تھیں، بیوی تھیں، آپ ﷺ خاوند بھی تھے، سید المرسلین بھی تھے رحمت للعالمین بھی تھے، برکتیں تو آپ ﷺ کی ذات سے ملنا تھیں مگر سبحان اللہ محبت بھی عجیب چیز ہے کہ رفیقہ حیات کو دیکھا پانی پی رہی ہیں تو دور سے کہا کہ کچھ پانی میرے لئے بھی بچا دینا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کچھ پانی بچا دیا جب آپ ﷺ قریب تشریف لائے تو اپنی بیوی کا بچا ہوا پانی ہاتھ میں لے کر پینا چاہا اچانک آپ ﷺ رک گئے اور پوچھا کہ ”اے حمیرا تو نے اس پیالے پر کس جگہ لب لگا کر پانی پیا تھا۔“ حضرت عائشہؓ قریب آئیں اور اس جگہ کی نشاندہی کی حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور اس جگہ اپنے لب مبارک رکھ کر پانی نوش فرمایا۔ اللہ اللہ

میرے دوستو! اگر خاوند بیوی کو اس قدر پیار دے گا تو بیوی کا دماغ خراب ہے کہ وہ گھر کو آباد نہیں کرے گی؟ وہ تو گھر آباد کرنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دے گی، وہ محبت کا جواب محبت سے، الفت کا جواب الفت سے، پیار کا جواب پیار سے اور وفا کا جواب وفاؤں سے دے گی، وہ خاوند کی محبت کو دل میں بسائے گی اور انکھیوں کے جھروکوں میں اس کی تصویر سجائے گی۔ یہ ہے ازدواجی زندگی کا حسین اسلامی تصور۔ آیئے نفرتوں کو دور کیجئے اور محبت بھری پاکیزہ زندگی کی ابتداء کیجئے۔ کسی شاعر نے کہا۔

فرصت زندگی کم ہے محبتوں کے لئے
لاتے ہیں کہاں سے وقت لوگ نفرتوں کے لئے

اللہ رب العزت ہمیں خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔ یہ پیغام محبت دنیا کے دوسرے کنارے تک پہنچا دیجئے

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

جماعتی مبلغین اور احباب کی توجہ کے لئے

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کا مقصد جماعتی ساتھیوں کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارروائیوں سے باخبر رکھنا ہے اور قادیانیوں کی لادینی سرگرمیوں سے ہوشیار رکھنا ہے۔ اس لئے تمام مبلغین اپنی اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ فوری طور پر ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی کو ارسال فرمائیں، جبکہ احباب قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں اور ہفت روزہ کو مطلع کریں تاکہ ان کے سدباب کے لئے قانونی کارروائی کی جائے۔

صلہ رحمی

مولانا سید عبدالرحیم لاجپوری

رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ اور حسن سلوک کی کتاب و سنت میں بڑی تاکید آئی ہے۔اور اس کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اسی طرح قطع رحمی' یعنی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنے پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

جن رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے قرآن وحدیث میں عموماً ان کے لیے دو لفظ ذوی الارحام اور ذوی القربیٰ آئے ہیں۔

ذوی الارحام اور ذوی القربیٰ وہ رشتہ دار ہیں جن سے نسبی رشتہ ہو چاہے والد کی طرف سے جیسے دادا' پردادا' دادی' بھائی بھتیجے بھتیجی اور ان کی اولاد در اولاد' اور چاہے ماں کی طرف سے جیسے نانا پرنانا' نانی' پرنانی' خالہ اور ان کی اولاد در اولاد' ماموں اور ان کی اولاد در اولاد' نیز سسرالی اور دامادی رشتوں کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے۔اور ان سب سے حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے' سورہ نساء آیت نمبر۱ میں یوں آیا ہے۔

"اور ڈرتے رہو اللہ سے' جس کے واسطے سے آپس میں سوال کرتے ہو اور خبردار ہو قرابت والوں سے۔"

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے حکم کے بعد تم کو یہ حکم ہے کہ رشتہ داروں سے بھی ڈرو رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتے رہو اور قطع رحمی اور بدسلوکی سے بچو' حسن سلوک کا حکم تو عام انسانوں کے ساتھ ہے جیسا کہ آیت کے پہلے حصہ میں مذکور ہے لیکن اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک کی زیادہ اہمیت ہے اس لیے ان کے ساتھ بدسلوکی سے خاص طور سے ڈرایا گیا ہے۔ایک حدیث قدسی کا خلاصہ یہ ہے کہ جو صلہ رحمی کرے گا اس کو اپنی رحمت سے ملاؤں گا اور جو قطع رحمی کرے گا اس کو اپنی رحمت سے کاٹوں گا۔

(ترمذی ج۲ ص۱۳)

ایک اور حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحم سے دریافت کیا کہ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے اس کو میں اپنے انعام و اکرام سے جوڑوں اور جو تجھے کاٹے اس کو اپنے انعام و اکرام سے کاٹ دوں تو رحم نے عرض کیا کہ ہاں میں اس پر راضی ہوں۔

لفظ ارحام جمع ہے رحم کی' رحم بچہ دانی کو کہتے ہیں جس میں بچہ پیدائش سے پہلے ماں کے پیٹ میں رہتا ہے چونکہ قرابت کا ذریعہ یہ رحم ہی ہے' اس لیے اس سلسلے کے تعلقات وابستہ رکھنے کو صلہ رحمی اور رشتہ داری کی بنیاد پر جو فطری طور پر تعلقات پیدا ہوگئے ہیں ان کی طرف سے بے توجہی و بے اتفاقی برتنے کو قطع رحمی کہا جاتا ہے۔

صلہ رحمی سے رزق میں کشادگی اور عمر میں زیادتی ہو جاتی ہے' حدیث کا مفہوم یوں ہے۔

یعنی جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی پیدا ہو۔اور اس کی عمر دراز ہو جائے کہ صلہ رحمی کرے۔

(مشکوٰۃ ص۴۱۹)

لوگو! ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کیا کرو اللہ کی رضا جوئی کے لیے لوگوں کو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کیا کرو اور ایسے وقت میں نماز کی طرف سبقت کیا کرو جبکہ عام لوگ نیند کے مزے میں ہوں یاد رکھو ان امور پر عمل کر کے تم حفاظت اور سلامتی کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں پہنچ جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ ص۱۰۸)

ایک اور حدیث یوں ہے۔

یعنی کسی محتاج کی مدد کرنا صرف صدقہ ہی ہے اور اپنے کسی عزیز قریب کی مدد کرنا دو امروں پر مشتمل ہے۔ایک صدقہ دوسرا صلہ رحمی۔

اب قطع رحمی کے سلسلہ کی دو حدیثیں ملاحظہ ہوں

جو آدمی رشتہ داری کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص۴۱۹)

اس قوم پر اللہ کی رحمت نہیں اترتی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو۔

(مشکوٰۃ ص۴۲۰)

علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں مراد وہ قوم ہے جو قطع رحمی کرنے والے کی مدد کرتی ہو اور قطع رحمی کرنے کے باوجود اس پر نکیر نہ کرتی ہو۔اور یہ بھی احتمال ہے کہ رحمت سے بارش مراد ہو قطع رحمی کرنے والے کی وجہ سے بارش روک دی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث کا مفہوم یوں ہے۔

رحم عرش الٰہی سے لٹک کر دعا کرتا ہے کہ جو مجھے جوڑے اللہ اسے جوڑے رکھے۔اور جو مجھے کاٹے اللہ اسے کاٹے۔ چنانچہ فقہاء اس پر متفق ہیں کہ قرابت کا لحاظ واجب ہے اور قطع رحم کرنا جرم ہے (قرطبی)

سورہ نساء کی آیت ۳۶ بھی صلہ رحمی کے بیان میں اہم ہے مفہوم ملاحظہ ہو

اور تم اللہ تعالیٰ کی عبدیت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔"

یہ آیت لوگوں کے حقوق بیان کرنے میں بڑی اہم ہے' والدین سے خاص قسم کے حسن سلوک کا حکم اس آیت میں بھی ہے' اور دوسری آیتوں میں بھی بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ اگر والد کافر ہو تب بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کرے۔اس سے سبق ملا کہ دوسرے اہل حقوق بھی اگر کافر ہوں تو ان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔

جاری ہے

قرآن اور دل

بلال حسین امین آباد' اٹک شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل کی طرح سخت اور دل کی طرح ملائم دنیا میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ دوزخ اور جنت دونوں دل میں ہوتے ہیں۔ کسی دانا نے کہا ہے "میں نے سورج سے نور اور چاند سے روشنی مانگی مگر مجھے اپنے دل سے جو روشنی ملی وہ کسی نے نہ دی"

حضور اکرم ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ دل انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ایسا لوتھڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو پورے جسم کی اصلاح ہوتی ہے اور اگر اس میں فساد پیدا ہو جائے تو انسان کے پورے جسم میں فساد و فتنہ برپا رہتا ہے۔

قرآن کریم میں ۲۱ مختلف دلوں کا ذکر ہے اور ان کی کیفیت بیان کی گئی ہے

۱۔ سخت دل

یہ ایسے دل ہیں جو عبرت کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی سخت ہی رہتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے

ترجمہ " : مگر ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی آخر کار تمہارے دل سخت ہو گئے پتھروں کی طرح سخت بلکہ سختی میں کچھ ان سے بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ پتھروں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس میں سے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں کوئی پھٹتا ہے اور اس میں سے پانی نکل آتا ہے اور کوئی خدا کے خوف سے لرز کر گر بھی پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرتوتوں سے غافل نہیں۔"

(البقرہ ۷۴)

۲ زنگ آلود دل

ایمان بد کی وجہ سے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے انسانوں کو حق بات بھی افسانہ ہی نظر آتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

ترجمہ " : بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا۔"

(المطففین):

۳۔ گناہ آلود دل

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ " : جو لوگ شہادت کو چھپاتے ہیں اور حق بات کہنے سے گریز کرتے ہیں سمجھ لو کہ ان کے دل گناہ آلود ہوتے ہیں۔ اور شہادت کو ہرگز نہ چھپاؤ جو شہادت کو چھپاتا ہے اس کا دل گناہ آلود ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔"

(البقرہ ۲۸۳)

۴ ٹیڑھے دل

جو لوگ فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں جان لو کہ ان کے دلوں میں ٹیڑھ ہے قرآن فرماتا ہے

ترجمہ " : جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ہمیشہ فتنے کی تلاش میں متشابہات ہی کے پیچھے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

(آل عمران ۷)

۵ دانشمند دل

جس دل کو کجی کا خوف ہو وہ دانشمند دل ہے۔ قرآن فرماتا ہے

ترجمہ " : پروردگار جبکہ تو ہمیں سیدھے راستے پر لگا چکا ہے تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔" (آل عمران ۸)

۶ نہ سوچنے والے دل

جو لوگ اپنے دلوں سے سوچتے نہیں وہ جہنمی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ " : اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جو کو ہم نے جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں' وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں (اور) یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔"

(الاعراف ۱۷۹)

۷ لرز اٹھنے والے دل

اللہ کا ذکر سن کر جس کا دل لرز اٹھے وہ سچا مومن ہے۔ ارشاد ہے

ترجمہ " : سچے اہل ایمان وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں"

(الانفال ۲)

۸ ٹھپہ لگے دل

جو حد سے گزر جائے گا ان کے دل پر ٹھپہ لگ جائے گا۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ " : اسی طرح ہم حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتے ہیں۔"

(یونس ۷۴)

۹ مطمئن دل

اللہ کو یاد کرنے والا دل ہی مطمئن ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

ترجمہ " : خبردار رہو اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔"

(الرعد ۲۸)

۱۰ مجرم دل

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ " : مجرمین کے دلوں میں تو ہم اس ذکر کو اسی طرح (سلاخ کی مانند) گزارتے ہیں وہ ایمان نہیں لایا کرتے۔"

١١- اندھے دل

جو عبرت حاصل نہ کرے اس کا دل اندھا ہوتا ہے۔ ارشاد ہے

ترجمہ " : کتنی ہی خطا کار بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ کیا ہے اور آج وہ اپنی چھتوں پر الٹی پڑی ہیں کتنے ہی کنوئیں بے کار اور قصر کھنڈر بنے ہوئے ہیں کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے یا ان کے کان سننے والے ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔"

(الحج ۴۵'۴۶)

١٢قلب سلیم

حشر کے دن صرف قلب سلیم فائدہ دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ " : اس دن جبکہ نہ کوئی مال فائدہ دے گا نہ اولاد بجز اس کے کوئی شخص قلب سلیم لئے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔"

(الشعراء ۸۸-۸۹)

١٣بے ایمان دل

خدائے وحدہ لاشریک لہ کا ذکر سن کر جس کا دل کڑھنے لگے' سمجھ لو کہ وہ بے ایمان اور منکر آخرت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ " : جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکایک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں"

(الزمر ۴۵)

١٤متکبر دل

اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور جبار کے دل پر ٹھپہ لگادیتا ہے۔ ارشاد ہے

ترجمہ " : اسی طرح ان سب کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے جو حد سے گزرنے والے اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آیات میں جھگڑتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی سند یا دلیل آئی ہو یہ رویہ اللہ تعالیٰ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک سخت مبغوض ہے اس طرح اللہ ہر متکبر اور جبار کے دل پر ٹھپہ لگادیتا ہے۔"

(المومن: ۳۴-۳۵)

١٥- ایمان والے دل

جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلتے ہیں وہ ایمان والے ہیں جیساکہ قرآن فرماتا ہے۔

ترجمہ " : کیا ایمان لانے والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے سامنے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں۔"

(الحدید ۱۶)

١٦کانپ اٹھنے والے دل

قرآن سچے مومنین کے بارے میں یوں گویا ہوتا ہے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے کانپ اٹھتے ہیں۔

ترجمہ " : بیشک مومنین جب اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے خرچ کرتے ہیں"

(الانفال ۲-۳)

١٧جلے ہوئے دل

کفار کے دلوں کے بارے میں قرآن فرماتا

ترجمہ " : لڑو ان (کفار) سے یہاں تک کہ اللہ ان پر عذاب کرے اور تمہارے ہاتھ ان کو رسوا کرے اور تم کو ان پر غالب کرے اور مومن لوگوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔ اور نکالے ان کے دلوں کی جلن اور توبہ دے گا اللہ جس کو چاہے گا اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ہے۔"

(التوبہ ۱۴'۱۵)

١٨مہر لگے دل

کفار کے دلوں ہی کے بارے میں قرآن ایک اور مقام پر یوں گویا ہوتا ہے۔

ترجمہ " : مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں میں اور کانوں میں' اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے' اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔"

(البقرہ ۷)

١٩بیمار دل

منافقین کے دلوں کے بارے میں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں

ترجمہ " : ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر زیادہ کردیا اللہ نے ان کی بیماری کو اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بسبب ان کے جھوٹ بولنے کے۔"

(البقرہ ۱۰)

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے

ترجمہ " : کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا دھوکے میں پڑے ہیں۔ یا ڈرتے ہیں کہ بے انصافی کرے گا ان پر اللہ اور اس کا رسول کوئی نہیں وہی لوگ بے انصاف ہیں۔"

دل ٹھیک ہے تو سب ٹھیک ہے۔ دل فاسق ہے تو پھر سب کچھ خراب ہے۔ انسان اگر سارا دن کام کرتا رہے تو تھکنے کا نام نہیں لیتا۔ سارا دن اس کا ہر عضو مصروف رہتا ہے لیکن جس کا ہر عضو جب آرام کرتا ہے۔ تو ان کی تھکن دور ہوجاتی ہے اور پھر وہ کام کاج کے لئے کمر بستہ ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر دل چند لمحے آرام کرے تو زندگی کا چراغ ہی گل ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قلب سلیم عطا فرمائے (آمین)

اخبارِ ختم نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کوئٹہ میں "ختم نبوت کانفرنس"

مفتی محمد جمیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے تحت ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو "ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں مقامی علماء کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم مؤلف تحفہ قادیانیت' آپ کے مسائل اور ان کا حل' فاتح ربوہ' شاہین ختم نبوت' حضرت مولانا اللہ وسایا مؤلف تحریک ختم نبوت ۵۳' تحریک ختم نبوت ۷۴ء کو بھی مدعو کیا تھا۔ پروگرام کے مطابق شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کوچ کے ذریعے صبح کوئٹہ پہنچے۔ حضرت نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دس بجے بذریعہ ہوائی جہاز کوئٹہ ایئرپورٹ پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ اور جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے پرجوش خیرمقدم کیا۔ روزنامہ جنگ کے چیف رپورٹر جناب فیاضی صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی' مدرسہ تجوید القرآن کے مہتمم قاری مہر اللہ صاحب' جامع مسجد طوبی کے خطیب قاری محمد حنیف صاحب' سنہری مسجد جی پی او کے خطیب مفتی عبدالسلام صاحب' مولانا عبداللہ منیر صاحب' محمد اسماعیل ماشکیل' مولانا محمد حسن صاحب' مولانا عبدالواحد صاحب خطیب قندھاری جامع مسجد' حاجی سید شاہ محمد آغا' طارق محمود بھٹی' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی نسیم خان' حاجی محمد عبداللہ مینگل' حاجی نعمت اللہ خان' چودھری محمد طفیل احرار' خلیل الرحمان صاحب' حافظ محمد انور مندوخیل' مولانا عبدالرحیم رحیمی' حاجی سید سیف اللہ آغا' حاجی سیف اللہ وڑائچ' حافظ عبداللہ خطیب جامع مسجد سائنڈک استقبال کرنے والوں میں قابل ذکر افراد تھے۔ ایئرپورٹ سے مولانا قاری انوار الحق حقانی کی زیر نگرانی مسجد تقویٰ و مدرسہ انوار القرآن کی تعمیر کے آغاز کے سلسلے میں سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے وہاں سے دفتر ختم نبوت گاڑیوں کے جلوس میں پہنچے۔ دفتر میں علماء کرام وغیرہ موجود تھے۔ ان سے گفتگو کی جناب فیاضی صاحب نے مفتی عبدالسلام کو پیش کیا کہ ان کو نصیحت کریں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت سے فعال کردار ادا کریں۔ اس پر حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب نے فرمایا۔ میں حج کی سعادت کے لئے جب گیا تو مدینہ منورہ حاضری کی سعادت حاصل ہوئی وہاں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید پروفیسر حشمت علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ میں جب پہلی مرتبہ حضرت حکیم الامت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور واپسی پر میں نے حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ سے رخصتی مصافحہ کے بعد نصیحت کی درخواست کی تو حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: بھائی نصیحت تو اس لئے کی جاتی ہے کہ غافل انسان سے غفلت دور ہو آپ تو ماشاء اللہ غافل نہیں آپ کو نصیحت کی ضرورت نہیں۔ علماء کرام الحمدللہ دین کے کام میں مشغول ہیں اور ہمہ وقت ان کی کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت ہو' اللہ تعالیٰ کے نظام کی حکمرانی ہو' ایک کام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا بھی ہے اپنے دیگر کاموں میں علماء کرام کو اس کام کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

دفتر ختم نبوت میں پونے بارہ بجے تک مختلف علماء کرام سے ملاقاتوں کو سلسلہ جاری رہا بعد ازاں دورہ کوئٹہ کے داعی اور میزبان جناب فیاضی صاحب کے گھر تشریف لے گئے کیونکہ ربوہ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر فیاضی صاحب نے کوئٹہ میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں بتایا اور حضرت اقدس سے ۲۵ اکتوبر کا وقت مانگا تو بتایا گیا کہ ۲۵ اکتوبر کو کراچی میں ختم نبوت کانفرنس ہے تو فیاضی صاحب نے حضرت اقدس کی تشریف آوری کو یقینی بنانے کے لئے تاریخ تبدیل کی اور ۲۷ اکتوبر کو کانفرنس طے کی اور جب حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب نے دعوت قبول کی تو انہوں نے میزبانی کا شرف حاصل کرنے کے لئے حضرت سے درخواست کر دی کہ حضرت کا قیام فیاضی صاحب کے گھر ہوگا۔ فیاضی

نے حضرت اقدس کے اعزاز میں پر تکلف ظہرانے کا اہتمام فرمایا تھا جس میں دیگر علماء کرام کو بھی مدعو کیا تھا۔ کھانا بہت زیادہ پر تکلف تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ فیاضی صاحب آپ نے تو بہت زیادہ اہتمام کردیا۔ فیاضی صاحب نے عرض کیا' حضرت عرصہ دراز کی خواہش کے بعد تو آپ کی تشریف آوری کی آرزو پوری ہوئی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ آپ نے تو نام کا حق ادا کردیا۔ کھانے کے دوران بھی علماء کرام حضرت سے مسائل پوچھتے رہے۔ کھانے کے بعد کچھ دیر آرام فرمایا۔ ۴ بجے دفتر ختم نبوت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کی طرف سے استقبالیہ کا اہتمام تھا۔ دفتر علماء کرام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا' مولانا محمد علی صدیقی کے مختصر تعارف کے بعد حضرت کو خطاب کی دعوت دی۔ حضرت نے مختصر خطاب میں عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ کے بہت سارے اہلکار ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم سے لے کر سپاہی تک اور سپاہیوں میں بھی پھر ذاتی محافظین اور خصوصی خدام ہوتے ہیں۔ اب عہدے میں تو وزیر اعظم' سپہ سالار' افسر بالا' حفاظتی عملے کا سربراہ کا درجہ بہت بڑا ہوتا ہے ان کی بڑی بڑی تنخواہیں ہوتی ہیں۔ وسیع اختیارات کے مالک ہوتے ہیں لیکن جو تعلق اور قرب بادشاہ کے ذاتی عملے اور محافظین کو ہوتا ہے وہ بڑے بڑے افسران اور عہدیداران کو حاصل نہیں ہوتا۔ اگرچہ اس کی تنخواہ بھی بہت کم ہوتی ہے اور اس کا عہدہ بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اختیارات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ لیکن بادشاہ سے قربت کے لحاظ سے یہ بہت سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اور علماء کرام کی مثال ان ذاتی محافظین کی ہے۔ یہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے ذاتی محافظ ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کی وجہ سے ان کی حیثیت حضور ﷺ کے ذاتی ملازم کی ہوگئی ہے اس لئے انشاء اللہ ان رضاکاروں کا حضور ﷺ سے خصوصی تقرب اور نسبت حاصل ہے اسی بناء پر امام وقت محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرے گا اس کو حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ آپ علماء کرام ہیں' بڑے بڑے مراتب پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وارث انبیاء کرام علیہم السلام کے منصب پر فائز فرمایا ہے' آپ کو نصیحت کرنے نہیں آپ کی زیارت کے لئے پہلی مرتبہ آپ کے شہر کوئٹہ حاضری ہوئی ہے صرف اس درخواست کے ساتھ کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے اکابر علماء کرام کی امانت ہے۔ محدث العصر حضرت علامہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ اس کے بانی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اس کے پہلے امیر قرار پائے۔ تمام علماء کرام نے ان کے ہاتھ پر حضرت کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے بیعت فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت مولانا حیاتؒ ہمارے شیخ عاشق رسول حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ مفتی احمد الرحمانؒ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ نے اس امانت کو بہت اچھے انداز سے سنبھالے رکھا اب ہمارے حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب اس میں ہماری رہنمائی اور امارت فرمارہے ہیں ہم نے اور آپ نے ان کی قیادت میں اس امانت کا حق ادا کرنا ہے۔ اس لئے آپ تمام علماء کرام وقت نکال کر ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر کام کریں اور روزانہ کچھ وقت نکال کر اس مشن کے لئے کام کریں استقبالیہ کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرانے رفیق کی عیادت کی۔ رات کو عشائیہ کا اہتمام مجلس کے پرانے ساتھی حاجی تاج محمد صاحب نے کیا۔ کافی علماء کرام بھی مدعو تھے۔ کھانے کے دوران مختلف دینی مسائل پر گفتگو ہوئی ایک سوال کے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں منقول ہے کہ سب سے زیادہ سنی جانے والی مقبول دعا رات کے نصف حصے اور فرائض نماز کے بعد ہے اس لئے فرض نمازوں کے بعد ہمارے اسلاف علماء کرام دعا فرمایا کرتے تھے عشائیہ کے بعد جامع مسجد طوبیٰ میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام تھا۔ مسجد علماء کرام اور جاں نثاران ختم نبوت رضاکاران امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جمع تھے۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا منیر الدین صاحب نے فرمائی بعدازاں ایک گھنٹہ سے زائد مولانا اللہ وسایا صاحب نے تفصیلی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ قادیانی صرف دائرہ اسلام سے ہی خارج نہیں بلکہ مسلمانوں کے باغی اور دشمن بھی ہیں وہ ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کو کافر ہی نہیں سور اور کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں اور جہنمی تصور کرتے ہیں ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کا نام و نشان دنیا سے مٹایا جائے۔ حضور ﷺ جن کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا' ہم آپ کا نام دنیا میں بلند کریں گے۔ قادیانی اس قرآن آیات کو مٹانے کے درپے ہیں لیکن رب کائنات کا وعدہ ہے۔ کفار چاہتے ہیں کہ اسلام کا چراغ گل کردیں لیکن اللہ تعالیٰ اسلام کے چراغ کو زیادہ روشن رکھے گا اگرچہ کفار پسند نہ کریں۔ اس لئے مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ ہر مروت اور اخلاق کا معاملہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ دشمنوں والا معاملہ کرنا چاہئے محدث العصر حضرت انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ جب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیتے تو ملعون' دجال اور کذاب بہت زور اور غصہ سے فرماتے۔ بعض لوگوں نے سوال کیا کہ حضرت آپ اتنے حلیم اور نازک مزاج ہیں۔ کسی فرد سے غصہ سے گفتگو نہیں فرماتے لیکن جب مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیتے ہیں تو ملعون اور کذاب اور دجال غصہ فرماتے ہیں آپ جیسے بااخلاق اور باکردار عالم دین سے یہ زیب

نہیں دیتا۔ حضرت کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کی محبت و عقیدت عین ایمان ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے محبت اور نبی اکرم ﷺ سے بغض کا اظہار بھی عین ایمان ہے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے تمام حاضرین سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے محبت اور نبی اکرم ﷺ سے بغض رکھیں گے انہوں نے مزید کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا اور جب تمام اسکولوں کو قومی تحویل میں لیا تو قادیانیوں کے اسکول بھی قومی تحویل میں لے لئے گئے اس کی وجہ سے قادیانیوں کا تسلط ربوہ سے ختم ہوا۔ تبلیغی سرگرمیوں کے مراکز مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ آج ان تعلیمی اداروں میں چھ سو سے زائد مسلمان طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں مسلمانوں نے مسجدیں قائم کیں۔ لائبریریاں بنائیں۔ یونین طلباء کی ہے' سابقہ عمارتوں کی جگہ نئی عمارتیں بنا دیں ہیں۔ اب اس باپ کی بیٹی جس باپ کے مرنے پر قادیانیوں نے جشن منایا۔ مٹھائیاں تقسیم کیں اور کہا۔ ہمارا دشمن کتنے کی موت مر گیا۔ آج اس کی بیٹی اپنے باپ کے دشمنوں کو تعلیمی ادارے واپس کر رہی ہے۔ او بی بی اگر تم رسول اللہ ﷺ کی نہیں بنتی تو کم از کم اپنے باپ کی تو بن اور تعلیمی ادارے واپس نہ کر اگر تو نے تعلیمی ادارے واپس کئے تو سینکڑوں مسلمان طلباء تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ ان کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہو جائے گا' اگر انہی میں اداروں میں پڑھتے رہے تو قادیانی ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالیں گے ان کو قادیانی بنانے کی کوشش کریں گے۔ مساجد قادیانیوں کی قبضہ میں چلی جائیں گی' لائبریریوں میں اسلامی کتابوں کی توہین ہوگی۔ تعلیمی ادارے قادیانیوں کے مشنری ادارے بن جائیں گے۔ مسلمان اساتذہ کا مستقبل غیر محفوظ ہو جائے گا کیا آپ حضرت یہ برداشت کر سکتے ہیں۔ تمام سامعین نے ہاتھ بلند کر کے وعدہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم یا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں جو احتجاجی پروگرام ترتیب دے گی ہم اس میں بھرپور شرکت کریں گے۔

مولانا اللہ وسایا صاحب کے بعد مفتی محمد گل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں اللہ تعالی نے انسانوں پر بہت زیادہ انعامات فرمائے ان میں سے سب سے بڑا انعام نبی آخر الزمان ﷺ کی ذات اقدس ہے امت کو تمام مرتبہ اور شرف آپ ﷺ کی ذات اقدس کی بناء پر ہے۔ اس شرف اور منزلت کو مٹانے کے لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک سبھی نے کوششیں کیں امت نے ہر کوشش کو ناکام بنا دیا اور اپنی وابستگی حضرت محمد ﷺ سے باقی رکھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف حضرت انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے جو قافلہ تیار کیا تھا وہ قافلہ امیر شریعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے رواں دواں ہے۔ قادیانی اس وقت ہر حربہ اختیار کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں آج یہ آگ دوسروں کے گھر کو جلا رہی ہے کل یہ آگ آپ کے اور میرے گھر کو بھی جلا سکتی ہے اس لئے نگاہ رکھئے اور قادیانی تبلیغی سرگرمیوں کا سدباب کیجئے تاکہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔

حضرت اقدس حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم جب خطاب کے لئے تشریف لائے تو تمام مجمع نہایت سکون اور اطمینان قلب کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہوا' کوئٹہ کے کسی عام مجمع سے حضرت اقدس کا پہلا خطاب تھا حضرت نے تقریباً ۲ گھنٹے مفصل خطاب فرمایا۔ اور وقت کی تنگی کی وجہ سے آپ کا خطاب کی تشنگی سامعین نے محسوس کی لیکن رات زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ نے تقریر ختم کر دی۔ (یہ خطاب الگ شائع کیا جائے گا) آخر میں صدر جلسہ نے دعا فرمائی ۲۸ اکتوبر بروز پیر ناشتہ فیاضی صاحب کے گھر کیا۔ پہلا پروگرام مدرسہ خیرالمدارس میں طلباء سے خطاب تھا۔ حضرت نے طلباء کو مختصر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ علوم دین نبی اکرم ﷺ کی امانت ہے اور علماء کرام اس کے امین ہیں اگر ہم اس امانت کو صحیح انداز میں امت کے سامنے پیش کریں گے تو قیامت کے دن سرخرو ہوں گے۔ انگریزی تعلیم اگر صرف زبان سیکھنے کی حد تک حاصل کی جائے اور اس کی وجہ سے علوم دین کی تحقیر اور اپنی بالادستی نہ ہو تو اس کے حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کو ہتھیار سمجھ کر سیکھنا بہتر ہے۔

مدرسہ خیرالمدارس کے بعد کوئٹہ کے قدیم جامعہ مطلع العلوم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی تعزیت کے لئے گئے۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کے صاحبزادے مولانا رشید احمد سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا عرض محمد صاحب اور حضرت مولانا عبدالواحد صاحب بہت بزرگ اور عالم دین تھے۔ حضرت مولانا عرض محمد صاحب سے میرا غائبانہ تعارف تھا اور حضرت مدنیؒ کے اس قصے کے حوالے سے مجھے ان سے غائبانہ محبت تھی۔ کہ ایک مرتبہ وہ حضرت مدنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' حضرت ساتھی میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ عرض محمد کیا نام ہے۔ حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے بے ساختہ فرمایا' کیوں مذاق اڑاتے ہیں آپ کا نام تو بخاری شریف سے ثابت ہے

فان ربی وولنی وعرضی
اعرض محمد منکم وقاء

ایک مرتبہ حضرت مولانا عرض محمد ہمارے شیخ بنوری رحمتہ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ مجھے اطلاع ملی تو میں ان سے ملنے کے لئے اٹھنے لگا کہ اچانک وہ میرے کمرے میں تشریف لے آئے۔ میرے کمرے میں ایک چٹائی بچھی

ہوئی تھی سادگی کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ میں آپ کی ہر تحریر پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی تحریر میں برکت عطا فرمائے۔ پھر فرمایا کہ میں نے ایک فہرست بنائی ہوئی ہے جس میں ان افراد کے اسمائے گرامی ہیں جن کے لئے میں روزانہ دعا کرتا ہوں ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ حضرت کی یہ بات سن کر ان کے ساتھ میری عقیدت میں اضافہ ہوا کہ دنیا میں کیسے کیسے نیک بزرگ ہیں جو ہم جیسے چھوٹے اور گناہ گار لوگوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے کام کی یہ برکت ان اکابر علماء کرام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے میں مدرسہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اس میں سے حضرت مولانا عرض محمد صاحب' حضرت مولانا عبدالواحد کی روحانیت کے اثرات محسوس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے درجات بلند فرمائے اور آپ حضرات کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ مجھے آج معلوم ہوا کہ سینیٹر حافظ حسین احمد صاحب' حضرت مولانا عرض محمد صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اگلا پروگرام مدرسہ تجوید القرآن میں تھا جس میں علماء کرام اور طلباء سے خطاب کرنا تھا۔ ایک گھنٹہ آپ نے تفصیلی خطاب فرمایا (یہ خطاب بھی الگ شائع کیا جائے گا) اس کے بعد تمام علماء کرام سے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام تھا۔ بعد ازاں زخمی طالبان کی عیادت کی۔ ظہر کی نماز مفتی عبدالسلام اور مولانا غلام سرور صاحب کی مسجد میں ادا کی اور کچھ ساتھیوں نے حضرت اقدس سے بیعت کی۔ آخری پروگرام مولانا محمد حسن صاحب خطیب جامع مسجد واپڈا کے یہاں تک وہاں مختصر ساتھیوں سے ملاقات ہوئی اور اس طرح کوئٹہ کا یہ روحانی سفر خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حیرت انگیز واقعات

ترتیب و تصنیف : حاکم علی خلیفہ مجاز حضرت عبدالمجید رحیم یار خانیؒ

ضخامت 336 صفحات قیمت 120 روپے

ملنے کا پتہ 1- بیت العلم ایف 142 کورنگی کالونی کراچی فون 3311803

2- مکتبہ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

3- مقصود نیوز ایجنسی اخبار منزل بی 22/9 دستگیر کالونی ایف بی کراچی

خوبصورت پانچ رنگا ٹائٹل' فاضل مصنف نے اپنی کتاب کو تیرہ ابواب میں تقسیم کر کے انتہائی خوبصورت انداز میں حضرت لاہوریؒ کے حالات و واقعات کو بیان کیا ہے۔ انتساب کچھ یوں لکھا "80 سال سے مہکنے والے گلشن ولایت کے سدا بہار پھولوں اور ان پر منڈلانے والے لاکھوں بھنوروں کے نام " حضرت لاہوریؒ اللہ کے ان نیک بندوں میں سے نابغہ روزگار ولی اللہ تھے جنہوں نے شہروں اور آبادیوں کی رونقوں اور آسائشوں کو ٹھکرا کر جنگلوں اور بیابانوں کو اپنی رہائش کا مرکز بنایا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ویرانے آبادیوں اور پر ہجوم بستیوں میں تبدیل ہو کر خلق اللہ کی صلاح و فلاح کے مراکز بن گئے۔

حضرت لاہوریؒ علم' عقل' وفا' عشق اور زہد کے پیکر تھے۔ استغنا اور توکل ایسا کہ شاہی آسائشیں اور دنیا کے ناز و نعم کو چھوڑ کر درویشانہ زندگی بسر کی اور لاکھوں بھولے بسرے انسانوں کو راہ ہدایت پر لگایا۔ فاضل مصنف نے انتہائی عرق ریزی سے حضرت لاہوریؒ کے حالات و واقعات کو دلنشین انداز میں پیش کیا۔ یہ کتاب قاری کو حضرت لاہوریؒ کے حالات و واقعات جاننے کے لئے بہت سی کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گی۔ یہ کتاب شستہ الفاظ کے موتیوں کی مالا ہے جو قاری کے ایمان و یقین میں پختگی پیدا کرے گی۔

بقیہ: تصویر کے دو رخ

مجلس احرار (تحفظ ختم نبوت) کو مضبوط کیا جائے۔ محلہ شعبہ ہائے تبلیغ قائم کر دیئے جائیں اور قادیان میں زمین اور جائیداد خریدی جائے۔ جس دن ہمارا اپنا ہائی اسکول' اپنا تبلیغی کالج' اپنی مسجد اور مہمان خانہ قادیان میں تیار ہو گیا' سمجھو کہ مرزائیت کا خاتمہ ہو گیا۔

مرزا بشیر الدین نے پیش گوئی کی تھی کہ ۶ ماہ کے بعد احرار کا کام ختم ہو جائے گا۔ اور یہ لوگ ٹھنڈے پڑ جائیں گے مگر میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام اب شروع ہوا ہے۔

قادیان کانفرنس کے خطبے کی بناء پر جس دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھے گرفتار کیا گیا ہے اس کی سزا زیادہ سے زیادہ صرف دو سال ہے۔ میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔ اس جرم میں یہ سزا بالکل کم ہے۔ میں خاتم الانبیاء کے ناموس پر ایسی ہزار جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا دیا جائے اور پھر کہا جائے کہ تمہیں بجرم عشق محمد ﷺ تکلیف دی جا رہی ہے تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا۔ میرا آٹھ سالہ بچہ عطاء المنعم اور اس جیسے' خدا کی قسم' ہزار بچے رسول اللہ ﷺ کی حرمت پر سے نچھاور کر دوں۔

وما علینا الا البلاغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ⑥ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر
خصوصی رعایت

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۶۰۰ صفحات

تالیف : مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک تا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اختتام
تحریک لمحہ بلمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ
کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں
○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات و جرائد
کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں ○ تاریخی
اشتہارات، نظمیں ○ کتاب کا مکمل اشاریہ
کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ
چار رنگا سرورق مجلد قیمت /۲۰۰

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی
مرزا ناصر و صدر الدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں
کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح
ہوئی جس کی مکمل تفصیلات (سوالاً و جواباً) اس میں شامل ہیں
اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہِ راست
قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔
کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ مجلد
چار رنگا ٹائٹل لیمینیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد
قیمت /۱۵۰ روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از : پروفیسر محمد الیاس برنی - ایم۔ اے، ایل ایل بی
کمپیوٹر کتابت پہلی بار نئے حوالہ جات۔ اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ
بہترین طباعت، مضبوط و عمدہ جلد، چار رنگا ٹائٹل۔ ایک
تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و
عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی سیاسی
قلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے
قادیانی تحریک کے چہرہ سے پردہ چاک
کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴
قیمت /۳۰۰ روپے

احتساب قادیانیت

ازقلم : مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
حضرت مناظر اسلام کے رد قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ
جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت
بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت، مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل۔
صفحات ۳۰۰ قیمت /۱۰۰ روپے

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات
رئیسِ قادیان

مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری کے قلم سے
پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔
مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزا جی کی پیدائش
سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔
مرزا جی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ
بہترین طباعت مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائٹل صفحات ۶۷۶
قیمت /۱۵۰ روپے

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت
تحفۂ قادیانیت (جلد دوم)

تالیف
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی
مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں :
○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت ○ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتوی؟
○ معرکہ قادیان و لاہور ○ ظلی نبوت کا تارِ عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت
○ مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے
تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد سپریم کورٹ
جنوبی افریقہ میں تحریری بیان —— فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔
مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائٹل، صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت /۱۵۰

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
وی پی نہ ہوگی، پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

۱۰ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

بمطابق ۲۲ دسمبر ۹۶ء تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء

سالانہ قادیانیت و عیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی

جناب اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب (ایم اے ایل ایل بی)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

جناب طاہر رزاق صاحب ایم اے۔ لاہور

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس اور میٹرک یا اس اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے کورس میں علمائے کرام، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں، شرکاء کو کاغذ، قلم، رہائش، خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیرہ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا، پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائیگا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائیں گی۔

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائیں گے ان کو رہائش، خوراک کی سہولت دی جائے گی البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی

آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ________ ولدیت ________

مکمل پتہ ڈاک ________

تعلیم ________ پیشہ و دیگر کوائف لکھ کر ارسال کریں

درخواستیں بھیجنے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 583486، 514122